Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 45

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

7/ذوالقعدہ 1429 ہجری 6/نبوت، 1387 ہش 6/نومبر 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

آج کل جو دنیا کے معاشی حالات ہیں اور جس معاشی بحران سے دنیا گزر رہی ہے اس سے امیر و غریب ممالک چاہے وہ صنعتی پیداوار والے ہوں یا زراعتی پیداوار والے، سب متاثر ہورہے ہیں

اسکی اصل وجہ سب قدرتوں والے مالک اور رزاق خدا کو حقیقی طور پر نہ جاننا یا ماننے کا حق ادا نہ کرنا ہے

خدا تعالیٰ کی صفت رزاق کے حوالہ سے موجودہ اقتصادی بحران کا تذکرہ کرتے ہوئے سودی کاروبار کی ممانعت پر مبنی بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۳۱/اکتوبر ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش فرمایا:

اَوَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّ اللّٰہَ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَیَقۡدِرُ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ۔

فَاٰتِ ذَاالۡقُرۡبٰی حَقَّہٗ وَالۡمِسۡکِیۡنَ وَابۡنَ السَّبِیۡلِ ذٰلِکَ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَ اللّٰہِ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ۔

وَمَآ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ رِّبًا لِّیَرۡبُوَا فِیۡٓ اَمۡوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرۡبُوۡا عِنۡدَ اللّٰہِ وَمَآ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ زَکٰوۃٍ تُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُضۡعِفُوۡنَ۔

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ ثُمَّ رَزَقَکُمۡ ثُمَّ یُمِیۡتُکُمۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡکُمۡ ہَلۡ مِنۡ شُرَکَآئِکُمۡ مَّنۡ یَّفۡعَلُ مِنۡ ذٰلِکُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ سُبۡحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ۔

(سورۃ الروم آیت ۳۸ تا ۴۱)

ترجمہ: ’’کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے۔ یقیناً اس میں ایمان لانے والی قوم کے لئے بہت نشانات ہیں۔ پس اپنے قریبی کو اس کا حق دو نیز مسکین کو اور مسافر کو۔ یہ بات ان لوگوں کے لئے اچھی ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اور جو تم سُود کے طور پر دیتے ہو تاکہ لوگوں کے اموال میں مل کر وہ بڑھنے لگے تو اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا۔ اور اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تم جو کچھ زکوٰۃ دیتے ہو تو یہی ہیں وہ لوگ جو (اسے) بڑھانے والے ہیں۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق عطا کیا پھر وہ تمہیں مارے گا اور وہی تمہیں پھر زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے شرکاء میں سے بھی کوئی ہے جو ان باتوں میں سے کچھ کرتا ہے؟ وہ بہت پاک ہے اور بہت بلند ہے اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔‘‘

ان میں سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رزاق ہونے کا اعلان فرمایا ہے کہ رزق میں کشائش وہی عطا فرماتا ہے اور تنگی بھی اس کی طرف سے ملتی ہے۔ فرمایا: حقیقی مومن کو اللہ تعالیٰ کی صفت رزاق بہت نشان دکھاتی ہے۔ آج کل جو دنیا کے معاشی حالات ہیں اور جس معاشی بحران سے دنیا گزر رہی ہے اور جس سے امیر و غریب ممالک چاہے وہ صنعتی پیداوار والے ہوں یا زراعتی پیداوار والے، متاثر ہورہے ہیں۔ فرمایا: بعض بڑی طاقتیں یہ سمجھ بیٹھی تھیں کہ اب ہماری طاقت اتنی مضبوط ہے کہ تمام دنیا ہمارے زیر نگین رہے گی ان کا خیال تھا کہ انہوں نے سائنس میں اتنی ترقی کرلی ہے کہ کوئی ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا، ان کا خیال تھا کہ وہ خوراک کی فراہمی میں خود کفیل ہیں اور طبی میدان میں انہوں نے بے انتہاء ترقی کرلی ہے کہ باقی دنیا کا ان پر انحصار ہے اور وہ ان کے تجربات سے فائدہ اٹھا رہی ہے ان کا خیال تھا کہ زمین کی تسخیر کے ساتھ ساتھ انہوں نے آسمانوں پر بھی کمندیں ڈال دی ہیں اور وہ سمجھتے تھے کہ دنیا ان کی برتری تسلیم کرے اور خود کو ہماری جھولی میں گرادے۔ باوجود اس کے وہ بھی آج سخت قسم کے معاشی بحران کا شکار ہیں اور اس کی اصل وجہ کی طرف اب بھی ان کی سوچیں نہیں جارہیں۔ اور وہ ہے سب قدرتوں والے مالک اور رزاق خدا کو حقیقی طور پر نہ جاننا یا ماننے کا حق ادا نہ کرنا۔ یہ طاقتیں اور ملک جو معاشی لحاظ سے کچھ عرصہ پہلے مضبوط تھے اس طرف کم توجہ دیتے ہیں کہ زمین و آسمان والے خدا کا اپنا بھی ایک قانون چل رہا ہے کہ جب ارض وسماوی آفات آتی ہیں تو سمندر اور زمین ہر چیز چوپٹ ہوجاتی ہے۔ علاوہ اس کے جب غیر فطری طور پر معیشت کو چلایا گیا تو اس کے نتائج بھی سامنے آتے ہیں اور اس کے لئے جو حل سوچا جارہا ہے وہ بھی دیرپا نہیں ہے۔ جو اَب تک حل ان کی طرف سے سامنے آیا ہے اس سے تو یہی لگتا ہے کہ یہ مسائل کو مزید اُلجھادینگے۔ پس ہم احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ دنیا کو ہوشیار کریں کہ ان سب آفتوں اور بحرانوں کی وجہ خدا تعالیٰ سے دوری اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف سے عدم توجہ اور ان کے وسائل پر حریصانہ نظر رکھنا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ وقتی امدادیں اس مسئلہ کا مستقل حل نہیں ہیں کیونکہ یہ رقوم بھی اسی جیب سے نکلیں گی جس کو پہلے ہی نقصان پہنچ چکا ہے۔ آج مسلمان ممالک کا بھی یہی حال ہے کہ وہ بھی ان کے معاشی نظام کے پیچھے چل پڑے ہیں بجائے اس کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی رہنمائی کے پیچھے چلتے۔ غیروں کے پیچھے چلنے کے ساتھ ساتھ مسلمان ممالک کے سربراہان کا یہ حال ہے کہ ان کا اپنے ملک سے وفا کا یہ معیار نہیں جو ہونا چاہئے۔ مشرق وسطیٰ جہاں تیل کی فراوانی ہے ان ملکوں نے معیشت کو ایسے نہیں چلایا جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ بیشک انہوں نے اپنے ملک کو ترقی دی ہے لیکن وسائل کو ایسے طور پر استعمال نہیں کیا گیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ مثلاً جو زائد رقم تھی اس رقم کو ان مغربی ممالک میں تجارت میں لگایا جہاں سے ان کو سود ملتا ہے اور ان رقوم کو پیداواری کاموں پر نہیں بلکہ ان کاموں پر لگایا گیا جو صرف عارضی نفع کی چیزیں ہیں۔ اسلامی ممالک نے اپنے ملکوں میں دکھاوے کے لئے اسلامی بینکنگ جاری تو کی ہے لیکن حقیقت میں وہ چیز نہیں ہے جو اسلام اور قرآن مجید چاہتا ہے کیونکہ گہری نظر سے دیکھیں تو وہ بھی ایک سود کی قسم ہے جو منافعہ میں ملتا ہے۔ بہرحال جب ان اسلامی ممالک نے اسلامی تعلیم سے ہٹ کر مغربی ممالک کو اپنی رقوم دیں تو ظاہر ہے کہ جب وہ متاثر ہوئے تو یہ بھی متاثر ہوئے۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو صفت رزاق کا ذکر فرمایا تو مومنوں کو تعلیم دی ہے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو بھی اس کا حق دو، مسکین کو بھی اس کا حق دو، مسافروں کو

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

نافرمانی سے بھرے ہوئے فتوے!

......〈قسط - 3 آخری〉......

گزشتہ گفتگو میں ہم عرض کر رہے تھے کہ غیر احمدی علماء احمدیوں کے متعلق نہ صرف کفر کا فتویٰ دیتے ہیں بلکہ ان کو مرتد قرار دیتے ہیں ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ مرتد تو بہت دُور کی بات ہے ان کو کسی کلمہ گو کو کافر کہنے کا کوئی حق نہیں نہ قرآن مجید اس کی اجازت دیتا ہے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے اس کا پتہ چلتا ہے بلکہ یہاں تک بھی ہم ثابت کر چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کا اقرار کرنے والے کسی بھی شخص کو کافر کہنے سے سخت منع فرمایا ہے بلکہ تنبیہ فرمائی ہے۔

اب جہاں تک مرتد کا مسئلہ ہے تو جب کوئی شخص اپنے منہ سے کلمہ پڑھ کر خود کو مسلمان کہتا ہے (اور مسلمان کو کافر کہنے کی اجازت نہیں ہے) تو پھر اس کے متعلق مرتد کا فتویٰ دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہیں تو اور کیا ہے......؟ لیکن ہم عرض کرنا چاہیں گے کہ یہ ظاہر پرست اور مفاد پرست مولوی ایسے فتوے صرف اور صرف دنیوی اغراض کے تحت نقصان پہنچانے بلکہ قتل کرنے کی خاطر دیتے ہیں کیونکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر کسی کے متعلق ارتداد ثابت ہو جائے تو اس کا قتل واجب ہو جاتا ہے چنانچہ صرف احمدی ہی نہیں بلکہ دیوبندیوں کے متعلق بھی بریلویوں کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی یہی فتویٰ دیتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

"وہابیہ دیوبندیہ اپنی عبارتوں میں تمام اولیاء حتیٰ کہ حضرت سید الاولین والآخرین کی اور خاص ذات باری تعالیٰ شانہٗ کی اہانت وہتک کرنے کی وجہ سے قطعاً مرتد و کافر ہیں اور ان کا ارتداد کفر سخت سخت اشد درجہ تک پہنچ چکا ہے ایسا کہ جو ان مرتدوں اور کافروں کے ارتداد میں ذرا بھی شک کرے وہ بھی انہی جیسا مرتد و کافر ہے اور جس شک کرنے والے کے کفر میں شک کرے وہ بھی مرتد و کافر ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان سے بالکل مجتنب و محترز رہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا تو ذکر کیا اپنے پیچھے بھی ان کو نماز نہ پڑھنے دیں اور نہ اپنی مسجدوں میں گھسنے دیں، نہ اُن کا ذبیحہ کھائیں اور نہ ان کی شادی غمی میں شریک ہوں۔ نہ اپنے ہاں ان کو آنے دیں یہ بیمار ہوں تو عیادت کو نہ جائیں مریں تو گاڑنے توپنے میں شرکت نہ کریں مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ نہ دیں۔ غرض ان سے بالکل احتیاط و اجتناب رکھیں۔ پس وہابیہ دیوبندیہ سخت سخت اشد مرتد و کافر ہیں ایسے کہ جو ان کو کافر نہ کہے خود کافر ہو جائے گا اس کی عورت اس کے عقد سے باہر ہو جائے گی اور جو اولاد ہو گی وہ حرامی ہو گی اور از روئے شریعت ترکہ نہ پائے گی۔" (محمد ابراہیم بھاگلپوری باہتمام شیخ شوکت حسین منیجر حسن برقی پریس اشتیاق منزل نمبر ۶۳ ہیوٹ روڈ لکھنؤ میں چھپا سن اشاعت درج نہیں، قیام پاکستان سے قبل کا فتویٰ)

اب ملاحظہ فرمایئے کہ مرتد کے متعلق کیا فتویٰ ہے:

"مرتد کا حکم یہ ہے کہ اس کو تین دن کی مہلت دی جائے اور اس کے شبہات دُور کرنے کی کوشش کی جائے اگر ان تین دنوں میں وہ اپنے ارتداد سے توبہ کر کے سچا پکا مسلمان بن کر رہنے کا عہد کرے تو اس کی توبہ قبول کی جائے اور اُسے رہا کر دیا جائے (یعنی تین دن بھی قید کر کے رکھا جائے۔ ناقل) لیکن اگر وہ توبہ نہ کرے تو اسلام سے بغاوت کے جُرم میں اُسے قتل کر دیا جائے جمہور ائمہ کے نزدیک مرتد خواہ مرد ہو یا عورت ایک ہی حکم ہے۔"

(قادیانی مسائل صفحہ ۱۳ شائع کردہ کل ہند مجلس ختم نبوت دارالعلوم دیوبند)

یہاں تک لکھا ہے کہ اگر مرتد کا کوئی بیٹا ہو تو اس کے لئے اسلام قبول کرنے کے لئے جبر کیا جائے گا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے پوتے پر بھی جبر کیا جائے گا۔ (اشرف الوقایہ جلد دوم صفحہ ۴۱۳ مکتبہ تھانوی دیوبند فروری ۱۹۸۳ء مطبوعہ محبوب پریس دیوبند)

اسی طرح مرتد مرد اور عورت کے متعلق حکم ہے کہ:

"اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان عورت یا کافرہ سے یا مرتدہ سے شادہ کر سکے کیونکہ وہ تو مستحق قتل ہے۔ اسی طرح مرتدہ کسی مسلم مرد یا کافر مرد یا مرتد مرد سے شادی نہیں کر سکتی کیونکہ وہ تو مستحق قید ہے۔ (الھدایہ جلد نمبر ۲ کتاب النکاح باب نکاح اہل الشرک مطبوعہ کتب خانہ رشیدیہ دیوبند صفحہ ۳۴۵-۳۴۶)

فقہ کی کتب میں تو یہ سزا (جو اگرچہ غلط ہے) اس شخص کے متعلق ہے جو اسلام سے پھر جائے لیکن ملاؤں نے اس سزا کو ان لوگوں کے متعلق بھی استعمال کی ہے جو ایک اسلامی فرقہ سے پھر کر دوسرے فرقہ میں چلے جائیں اور تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اس سزا کے زیادہ مستحق غیر مسلم تو نہیں ہے البتہ کلمہ گو مسلمانوں پر اس سزا کو زیادہ استعمال کیا گیا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام سے بھی پھر جانے والے کے لئے قرآن مجید میں کہیں بھی سزا کے طور پر قتل کر دیئے جانے کا ذکر نہیں ہے کجا یہ کہ ایسے لوگوں کو قتل کرنے کی تعلیم دی جائے جو کلمہ گو مسلمان ہوں۔

جو شخص کلمہ گو مسلمان ہو اور کسی وجہ سے اسلام سے ارتداد اختیار کر لے تو اس کے متعلق اسلام کی ہرگز یہ تعلیم نہیں ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے قرآن مجید میں جا بجا لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اسلام سے پھر جاتا ہے تو اس کے لئے کوئی دنیوی سزا نہیں بلکہ قیامت کے روز اس کے حالات کے مطابق اللہ خود اس کو سزا دے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِذَا جَاءَ کَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوا نَشْهَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ۔ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ۔ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ۔ (المنافقون:۲ تا ۶)

ترجمہ: کہ اے محمد! جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے، کیونکہ اسی نے تجھے بھیجا ہے۔ اس سے بہتر کون تجھے جان سکتا ہے؟ اس کے باوجود اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں۔ بات بظاہر سچی کر رہے ہیں لیکن بول جھوٹ رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے دل میں وہ بات نہیں جس کا وہ مونہہ سے اقرار کر رہے ہیں۔

یہ پہلا واقعہ اس مضمون پر ہمارے علم میں آیا ہے جس میں اگرچہ انسانوں کو دسترس نہیں تھی مگر خدا نے جو دلوں کے راز سے واقف ہے خود گواہی دی کہ بعض لوگ مونہہ سے اقرار کرنے والے ہیں لیکن ہم گواہی دے رہے ہیں کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں اور وہ مرتد ہو چکے ہیں۔ ان کا دین سے کوئی تعلق نہیں رہا۔

پھر فرمایا: انہوں نے اپنے عہدوں یا اپنے ایمان کو (دونوں معنی ہو سکتے ہیں) اپنے لئے جنّہ (ڈھال) بنا لیا ہے، اور پھر اللہ کے راستہ سے لوگوں کو روک رہے ہیں۔ بہت ہی برا کرتے ہیں جو یہ کرتے ہیں۔ اس لئے برا کرتے ہیں۔ اور اس لئے یہ گندے سے گندے ہوتے چلے جا رہے ہیں کہ وہ ایک دفعہ ایمان لائے تھے، پھر اس کے بعد انہوں نے انکار کر دیا، یعنی کھلے کھلے مرتد ہو چکے ہیں۔ اب اللہ نے ان کے دلوں پر مہر بھی لگا دی ہے۔ اب کبھی ایمان لا ہی نہیں سکتے۔ ایسے پکے مرتد ہو چکے ہیں کہ ان کے دلوں کے لئے توبہ کے سارے دروازے بند ہو چکے ہیں اور ان کو ابھی تک سمجھ نہیں آ رہی کہ ہمارے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔

وہ لوگ کون تھے؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے غلاموں کو ان کی معین طور پر خبر تھی کہ نہیں؟ اگر خبر تھی تو اس قطعی اور پکی گواہی کے باوجود کہ نہ صرف وہ مرتد ہو چکے ہیں بلکہ توبہ کا بھی کوئی امکان نہیں رہا؟ ان کو قتل کرنے کا حکم کیوں نہیں دیا گیا؟ یا ان میں سے کسی ایک کو بھی آنحضرت ﷺ نے قتل کیوں نہ کروایا؟ ان کی تعیین و تشخیص کے متعلق قرآن ساتھ ہی آگے فرماتا ہے کہ وہ معین لوگ ہیں، جن کا تمہیں علم ہے، اور اس علم کے باوجود:

"جب تم ان کو بلاتے ہو کہ توبہ کریں تو اللہ کا رسول بھی ان کے لئے بخشش طلب کرے گا۔" ی (ہ نہیں کہا کہ ارتدادی کی سزا میں اللہ کا رسول اُنہیں قتل کر دے گا بلکہ فرمایا: باز آجاؤ۔ استغفار کرو۔ توبہ کرو۔ اگر توبہ کرو گے تو خدا کا رسول بھی تمہارے لئے بخشش طلب کرے گا۔ اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے؟) "تو وہ تحقیر اور طعن و تشنیع کے طور پر سر مٹکاتے ہیں اور تو دیکھے گا کہ وہ رکتے ہیں اور دوسروں کو بھی خدا کی راہ سے روکتے ہیں۔ مسلسل ایسا کرتے چلے جا رہے ہیں اور وہ بڑے سخت تکبر کرنے والے لوگ ہیں۔"

اب بتایئے کہ ان آیات کے بعد کہ جن میں خدا تعالیٰ نے جو دلوں کا راز جاننے والا ہے، کسی کے کفر کی گواہی دی اور ان کے متعلق اتنا آگاہ فرما دیا کہ حضور اکرم ﷺ اور آپؐ کے صحابہ ان کو پہچاننے لگے اور ان کو معین طور پر توبہ کی دعوت دینے لگے، اس کے باوجود بھی انہوں نے خدا کے رستہ سے روکا اور تکبر کیا اور اپنے جرم پر اصرار کیا، اس کے باوجود خدا تعالیٰ ان کے قتل کا حکم نہیں دیتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کرواتے!

بلکہ ایک عجیب واقعہ قرآن کریم میں ملتا ہے کہ رئیس المنافقین جس کا نام لے کر خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا چکا تھا کہ یہ منافق ہے اور آپؐ کے دل کی رحمت پر نظر کرتے ہوئے جانتا تھا کہ آپؐ اس کی بخشش کے لئے کوشش کریں گے، آپ کو حکماً روکا کہ اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی (وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ.... التوبہ:۸۵) قتل کرنے کا نہیں فرمایا بلکہ مرنے کی صورت میں وہ منافق زندہ چلتا پھرتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مسلسل گستاخیاں کرتا چلا جاتا ہے، اتنی شدید گستاخی کہ قرآن فرماتا ہے کہ اس نے ایک موقعہ پر کہا کہ: لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ۔ (المنافقون:۹)

کہ جب ہم مدینے لوٹیں گے تو سب سے معزز انسان (نعوذ باللہ من ذٰلک) سب سے ذلیل انسان کو (یعنی اس کی نظر میں جو تھا) مدینے سے نکال دے گا۔

یہاں خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں لیا۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ صحابہؓ اس آیت کو الٹا بھی سکتے تھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک صحابیؓ نے اس واقعہ کا ذکر کیا تو کہا: یا رسول اللہ! وہ سچ ہی تو کہتا ہے کہ دنیا کا سب سے معزز انسان (یعنی آپؐ)، دنیا کے سب سے ذلیل انسان یعنی اس منافقین کے سردار کو مدینہ سے نکال دے گا۔"

اس واضح اشارہ کے باوجود بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں فرمایا۔ جواباً بھی اس کو نکالنے کا حکم نہیں دیا۔ وہ زندہ رہا، دندناتا پھرتا رہا۔ لوگوں کو مرتد کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ اپنی ایک پارٹی بنائی۔ عین جنگ کے دوران دھوکہ دے کر وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے رہے، ہر قسم کی ظالمانہ کارروائیاں کیں۔ ہر قسم کی گستاخیاں کیں۔ اس کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے ساتھ یہ سلوک تھا کہ خدا نے اس دل پر نظر رکھ کر متنبہ فرمایا کہ اے محمد! (ﷺ) تو نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی۔ تو نے اس کے لئے استغفار نہیں کرنا۔ اگر تو اس کے لئے ستر بار بھی استغفار کرے گا تو تب بھی میں اس کو نہیں بخشوں گا۔ (سورۃ التوبہ ۸۰ تا ۸۵)

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے تقویٰ میں ترقی، ان کی روحانیت میں اضافہ، انہیں اپنے قرب سے نوازنے اور انہیں دعاؤں کی قبولیت کے طریق اور حقیقت بتانے کے لئے ایک تربیتی کورس کے طور پر یہ روزے فرض فرمائے ہیں۔

وہ دعا سب سے اہم ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہے اور ان میں سب سے اوّل دعا اس کے دین کے غلبہ کی دعا ہے۔ انسانیت کو خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے والا بنانے کے لئے دعا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے دنیا کو لانے کی دعا ہے۔ یہ دعائیں ایسی ہیں جو یقیناً خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والی دعائیں ہیں۔

آج کل جماعت کو بھی مختلف جگہوں پر جو حالات پیش آ رہے ہیں، اس حوالے سے بھی بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔

پس اے مسیح محمدی کے غلامو! آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخو! اے وہ لوگو! جن کو اللہ تعالیٰ نے رشد و ہدایت کے راستے دکھائے ہیں۔ اے وہ لوگو! جو اس وقت دنیا کے کئی ممالک میں قوم کے ظلم کی وجہ سے مظلومیت کے دن گزار رہے ہو، اور مظلوم کی دعائیں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں بہت سنتا ہوں، تمہیں خدا تعالیٰ نے موقع دیا ہے کہ اس رمضان کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوتے ہوئے اور ان تمام باتوں کا حوالہ دیتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں گزار دو۔ یہ رمضان جو خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا رمضان ہے، خدا تعالیٰ کے حضور اپنے سجدوں اور دعاؤں سے نئے راستے متعین کرنے والا رمضان بنا دو، اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والا رمضان بنا دو۔ اپنی آنکھ کے پانی سے وہ طغیانیاں پیدا کر دو جو دشمن کو اپنے تمام حربوں سمیت خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائیں۔ اپنی دعاؤں میں وہ ارتعاش پیدا کرو جو خدا تعالیٰ کی محبت کو جذب کرتی چلی جائے کیونکہ مسیح محمدی کی کامیابی کا راز صرف اور صرف دعاؤں میں ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 5 ستمبر 2008ء بمطابق 5 تبوک 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ ۔ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

يٰۤاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۔ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۔ (سورة البقره :184۔187)

جو آیات مَیں نے تلاوت کی ہیں ان کا ترجمہ ہے:

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں` پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایاّم میں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم سہولت سے گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً مَیں قریب ہوں۔ مَیں دعا کرنے والوں کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

آج کل ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان میں سے گزر رہے ہیں اور یہ مہینہ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں، روزوں کا مہینہ ہے اور جیسا کہ جو آیات مَیں نے تلاوت کی ہیں ان سے واضح ہے کہ یہ روزے بغیر کسی مقصد کے نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے تقویٰ میں ترقی، ان کی روحانیت میں اضافہ، انہیں اپنے قرب سے نوازنے اور انہیں دعاؤں کی قبولیت کے طریق اور حقیقت بتانے کے لئے ایک تربیتی کورس کے طور پر یہ روزے فرض فرمائے ہیں۔

پہلی آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزے اس لئے فرض ہیں تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو یعنی ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جاؤ۔

ایک حدیث میں آتا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے۔ (جامع ترمذی۔ باب ما جاء فی فضل الصوم)۔ پس جب اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے روزے کو اپنی ڈھال بناؤ گے تو خدا تعالیٰ خود تمہاری ڈھال بن جائے گا۔ اور نہ صرف بڑے بڑے گناہوں سے بچائے گا بلکہ ہر قسم کے چھوٹے گناہوں سے اور چھوٹی چھوٹی پریشانیوں سے بھی بچائے گا۔ ہر شر سے بھی بچو گے اور نیکیاں کرنے کی توفیق بھی پاؤ گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اپنے آپ کو ان تمام شرائط کا بھی پابند رکھو جو روزے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس کے بارہ میں یہ حکم ہے کہ جب تم روزہ رکھو تو تمہارے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ اور ہر عضو بھی روزہ رکھے۔ یعنی ڈھال فائدہ مند تبھی ہو گی جب اس کا استعمال بھی آتا ہو گا۔ صرف روزہ رکھنا، تقویٰ کے معیار حاصل نہیں کروا دے

گا بلکہ اس کے لئے اپنے آپ کی تربیت بھی کرنی ہو گی، اپنے آپ کو ڈھالنا ہو گا، اپنے آپ کو ڈسپلنڈ (Disciplined) کرنا ہوگا، ان شرائط کا پابند کرنا ہوگا جو خدا تعالیٰ نے رکھی ہیں۔ جیسا کہ اگلی دو آیات سے بھی ظاہر ہے کہ مریض یا مسافر ہونے کی حالت میں روزہ جائز نہیں ہے بلکہ ایسی حالت میں روزہ نہ رکھنے اور دوسرے دنوں میں پورا کرنے کا حکم ہے۔ کیونکہ تقویٰ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرنے میں ہے نہ کہ فاقہ کرنے میں۔ پھر قرآن کریم کا پڑھنا، اس کے احکامات پر عمل کرنا بھی ضروری ہے اور بے شمار احکامات ہیں جو قرآن کریم میں درج ہیں جن کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ قرآن شریف میں اوّل سے آخر تک اوامر ونواہی اور احکام الٰہی کی تفصیل موجود ہے اور کئی سو شاخیں مختلف قسم کے احکام کی بیان کی ہیں۔ پس تقویٰ کا حصول اس ڈھال کے پیچھے آنا ہے جو روزے کی ڈھال ہے اور جو دراصل خدا تعالیٰ کی ڈھال ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ روزے کی جزا مَیں خود ہوں۔ یہ حدیث قدسی ہے یعنی وہ حدیث جو آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بیان فرمائی ہے۔ (جامع ترمذی۔باب ما جاء فی فضل الصوم)

پس اس ڈھال کا فائدہ تبھی ہوگا جب روزہ میں نفس کا مکمل محاسبہ کرتے ہوئے کانوں کو بھی لغو اور بری باتوں سے انسان محفوظ رکھے۔ ہر ایسی مجلس سے اپنے آپ کو بچائے جہاں دین کے ساتھ ہنسی اور ٹھٹھا ہو رہا ہو، دین کی باتوں کا مذاق اڑایا جا رہا ہو۔ جہاں ایسی مجالس ہوں جن میں دوسروں کی، اپنے بھائیوں کی چغلیاں اور بدخوئیاں ہو رہی ہوں۔ اپنی آنکھ کو ہر ایسی چیز کے دیکھنے سے محفوظ رکھے جس سے خدا تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ مثلاً مَردوں کو غضِ بصر کا حکم ہے۔ یعنی عورتوں کو نہ دیکھنے کا حکم ہے۔ عورتوں کو مردوں کو نہ دیکھنے کا حکم ہے۔ فضول اور لغو فلمیں جو آج کل وقت گزاری کے لئے دیکھی جاتی ہیں ان سے بچنے کا حکم ہے۔ ان دنوں میں یعنی روزے کے دنوں میں رمضان کے مہینے میں یہ عادت پڑے گی تو امید کی جا سکتی ہے کہ آئندہ زندگی میں بھی روزوں سے فیض پانے والے ان چیزوں سے بھی بچتے رہیں گے۔

پھر زبان کا روزہ ہے۔ زبان کا روزہ یہ ہے کہ زبان سے کسی کو بُرے الفاظ نہ کہو۔ کسی کو دکھ نہ دو۔ تبھی تو دوسری جگہ ایک حدیث میں یہ حکم بھی ہے کہ اگر تمہیں روزے کی حالت میں کوئی برا بھلا کہے یا سخت الفاظ سے مخاطب ہو یا لڑائی کرنے کی کوشش کرے تو اِنِّی صَآئِمٌ کہہ کے چپ ہو جاؤ اور جواب نہ دو۔ (بخاری کتاب الصوم) یعنی مَیں تو روزہ دار ہوں، تم جو بھی کہو، مَیں تو کیونکہ اس تربیتی کورس میں سے گزر رہا ہوں جہاں ہر عضو کا روزہ ہے اور مَیں تمہیں جواب دے کر اپنا روزہ مکروہ نہیں کرنا چاہتا۔

اسی طرح ہاتھ کا روزہ ہے، کوئی غلط کام ہاتھ سے نہ کرو۔ تقویٰ تو یہ ہے کہ کسی دوسرے کے لئے بھی کوئی ایسا کام نہ کرو جس سے خدا تعالیٰ نے منع فرمایا ہو، یا غلط کام ہو، یا اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے غلط کہا ہو۔ اب اگر کوئی سؤر نہ بھی کھاتا ہو لیکن دوسرے کو کھلاتا ہے تو یہ نافرمانی ہے اور غلط کام ہے۔ شراب نہیں بھی پیتا لیکن دوسرے کو پلاتا ہے تو یہ بھی گناہ ہے۔ آنحضرت ﷺ نے تو پلانے والے پر بھی لعنت بھیجی ہے۔ پس روزہ ڈھال اُس وقت بنے گا، اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے والا انسان اس وقت ہوگا، جب ان پابندیوں کو بھی اپنے اوپر لاگو کرے گا جو خدا تعالیٰ نے ایک مومن پر روزہ کی حالت میں لگائی ہیں۔ وہ ٹریننگ حاصل کرے گا جس کی وجہ سے ڈھال کا صحیح استعمال آئے گا۔ ورنہ روزہ رکھنا تو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ یہ تو خود کو بھی دھوکہ دینے والی بات ہوگی اور خدا تعالیٰ کو بھی۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمام لوازمات کے ساتھ روزہ نہیں رکھا جاتا، تمام اُن پابندیوں کا خیال نہیں رکھا جاتا جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور تمام اُن باتوں کو نہیں کیا جاتا جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے تو تمہارے بھوکا رہنے کی خدا تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (بخاری کتاب الصوم)۔ پس ہم نے ان دنوں میں یہ ٹریننگ لینی ہے کہ اپنے آپ کو اُن پابندیوں میں جکڑنا ہے اس لئے تا کہ خدا تعالیٰ پھر ہمیں تمام اوامر ونواہی کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا کہ ہمارے ان اعمال سے وہ راضی ہو جن کے کرنے کا اس نے حکم دیا ہے اور وہ ہمیشہ ہماری ڈھال بن کر رہے اور جس طرح دشمن کے ہر حملے سے اپنے خاص بندوں کو محفوظ رکھتا ہے، ہمیں بھی بچائے۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ جو رمضان کا مہینہ ہے، جو روزہ رکھنے کے دن ہیں، ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ ان دنوں میں میری خاطر، میری رضا کے حصول کی خاطر، صرف ناجائز چیزوں سے ہی نہیں بچنا بلکہ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ کو تو ایک خاص کوشش سے معمولی سے بھی ناجائز کام سے بچا کر رکھنا ہے۔ اس کو محفوظ رکھنے کے لئے ایک مجاہدہ تو کرنا ہی ہے لیکن جائز چیزوں سے بھی بچنا ہے۔ ایک ایسا جہاد کرنا ہے جس سے تمہارے اندر صبر اور برداشت پیدا ہو اور ڈسپلن پیدا ہو۔ پھر یہ مجاہدہ ایسا ہوگا جو تمہاری روحانی حالتوں کو بہتر کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ اللہ کا قرب دلانے کا ذریعہ بنے گا، دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ بنے گا۔

یہ جو آخری آیت مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں یہی مضمون اللہ تعالیٰ نے روزوں کے احکامات کے ساتھ ان کے بعد بیان فرمایا ہے بلکہ اس آیت کے بعد بھی روزہ سے متعلقہ احکام ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے روزوں کے احکامات اور ان کی تفصیلات کے ساتھ اس آخری آیت میں جو میں نے تلاوت کی اِنِّیْ قَرِیْب کا اعلان فرمایا اور یہ اعلان فرمانا اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ میری طرف آنے کے لئے جب تم رمضان کے مہینہ سے فیض اٹھانے کی کوشش کرو گے تو سن لو کہ یہ عبادت ایسی ہے جس کی جزا مَیں ہوں، اور جزا دینے کے لئے مَیں تمہارے بالکل قریب آ چکا ہوں۔ پس اگر میرے بندے میری اس بات پر عمل کرتے ہوئے جو کہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) یعنی اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں اس کے لئے مجاہدہ کرتے ہیں، ہم ضرور ان کو اپنے راستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نہ صرف آنے کی توفیق بخشتا ہے بلکہ ایسے آنے والے کو پکڑنے کے لئے خود بھی اس کے قریب ہو جاتا ہے جو اس کے راستے میں جہاد کر رہا ہو اور روزہ جس کی جزا خدا تعالیٰ خود ہے اس کا مجاہدہ کرنے والے کے بارے میں تو خدا تعالیٰ نے اِنِّی قَرِیْب کہہ کر خود ہی قریب ہونے کا اعلان فرما دیا۔

ایک دفعہ ہر بات سے بے پرواہ ایک عورت اِدھر سے اُدھر بھاگتی پھر رہی تھی اور جو بچہ دیکھتی تھی اسے اپنے سینے سے لگا لیتی تھی اور پیار کر کے اس کو دیکھ کر چھوڑ دیتی تھی۔ آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ اُس عورت کا یہ عمل دیکھ رہے تھے وہ عورت اپنے گمشدہ بچے کی تلاش میں تھی۔ آخر جب اسے بچہ مل گیا تو سینے سے لگا کر وہیں پر بیٹھ گئی اور پیار کرنے لگی اور ایک سکون اس کے چہرے پر تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اسے دیکھ کر اپنے صحابہ سے فرمایا کہ جس طرح یہ عورت بے چینی سے اپنے بچے کی تلاش کر رہی تھی اور تمام قسم کے خطرات سے لاپرواہ ہو کر اس کی تلاش میں تھی کیونکہ وہ جگہ میدان جنگ تھی اور پھر جب بچہ مل گیا تو پُرسکون ہو کر اسے لاڈ کرنے لگ گئی اور وہیں بیٹھ گئی، اور خوشی سے بے حال ہوئی جا رہی تھی۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اپنی طرف آنے اور نیکیوں کی راہ اختیار کرنے سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا یہ ماں خوش ہو رہی ہے۔

پس جب ایسا پیار کرنے والا ہمارا خدا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم اُس کی طرف آنے کے لئے اس کے احکامات پر عمل نہ کریں۔ ایک ماں تو ایک بچے کی چند عارضی ضروریات کا خیال رکھنے والی ہے اور وہ بھی اپنے محدود وسائل کے لحاظ سے۔ ہمارا خدا جو رب العالمین ہے جو زمین و آسمان کا مالک ہے، جو تمام کائنات کا مالک ہے، جو لامحدود خزانوں اور طاقتوں کا مالک ہے، وہ جب اپنے بندے سے خوش ہو کر اُسے اپنے ساتھ چمٹاتا ہے تو پھر وہ کیا کچھ نہیں کر سکتا یا نہیں کرتا۔

پس یہ روزے اس کا قرب پانے کا ذریعہ ہیں اور دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ ہیں۔ پس ان دنوں میں ہمارا کام ہے کہ پہلے سے بڑھ کر چلِاّ چلِاّ کر، گڑگڑا کر اپنے ربّ کو پکاریں۔ لیکن یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ صرف اپنے ذاتی مفاد اور مقاصد کے لئے بوقت ضرورت اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے اسے نہیں پکارنا بلکہ اپنی پکار میں اس کی رضا کو شامل رکھنا ہے۔ اور اس کی رضا کیا ہے؟ فرماتا ہے فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ۔ پس چاہئے کہ وہ میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں، اللہ تعالیٰ کی بات پر لبیک کہنا اس کے احکامات پر عمل کرنا ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے اور ایمان لانا، ایمان میں ترقی کرنا ہے۔ مومن کا ہر قدم ترقی کی طرف بڑھنا چاہئے۔

ایک جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ (النساء:137) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ اور رسول پر ایمان لاؤ۔ پس صرف منہ سے ایمان لانا، یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لائے کافی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارا اللہ اور رسول پر ایمان بڑھتا چلا جائے۔ ہر روز ترقی کی طرف قدم اٹھتا چلا جائے۔ اور جب یہ صورت ہو گی تب ہی کامل ایمان کی طرف بڑھنے والا ایک مومن کہلا سکتا ہے اور اس کے لئے مسلسل مجاہدے کی ضرورت ہے اور اسی لئے خدا تعالیٰ نے عبادتوں کا بھی حکم دیا ہے تا کہ یہ مجاہدہ جاری رہے اور تقویٰ میں ترقی ہوتی رہے۔ اور ہر سال روزہ بھی، رمضان کا مہینہ بھی اس مجاہدے اور ایمان میں ترقی کی ایک کڑی ہے۔

پس ان دنوں میں ہر مومن کو اس سے بھرپور فیض اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس بات کا جائزہ لینے کے لئے کہ ایمان میں ترقی ہے اور ایمان میں ترقی کا معیار دیکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ نشانی بتائی کہ اگر خالص ہو کر میرے حضور آؤ گے، روزے بھی میری خاطر ہوں گے، کوئی دنیا کی ملونی اس عبادت میں نہیں ہو گی، خالص میری رضا کا حصول ہوگا تو فرمایا اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ مَیں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے اور یہ پکار اسی وقت سنی جائے گی جب ایمان میں ترقی کی طرف کوشش ہو گی۔ ترقی کی طرف قدم بڑھیں گے گویا دعاؤں کی قبولیت اس وقت ہو گی جب ایمان میں ترقی کی طرف قدم بڑھ رہے ہوں گے اور ایمان میں ترقی اس وقت ہو گی جب خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے احکامات کی پیروی اور اس کی عبادت کرنے کی کوشش ہو رہی ہو گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

جب میرا بندہ میری بابت سوال کرے، پس مَیں بہت ہی قریب ہوں۔ مَیں پکارنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ پکارتا ہے۔ بعض لوگ اس کی ذات پر شک کرتے ہیں۔ پس میری ہستی کا نشان یہ ہے کہ تم مجھے پکارو اور مجھ سے مانگو، مَیں تمہیں پکاروں گا اور جواب دوں گا اور تمہیں یاد کروں گا۔ اگر یہ کہو کہ ہم پکارتے ہیں پر وہ جواب نہیں دیتا تو دیکھو کہ تم ایک جگہ کھڑے ہو کر ایک ایسے شخص کو جو تم سے بہت دُور ہے پکارتے ہو اور تمہارے

اپنے کانوں میں کچھ نقص ہے۔ وہ شخص تمہاری آواز سن کر تم کو جواب دے گا، مگر جب وہ دُور سے جواب دے گا تو تم بباعث بہرہ پن کے سن نہیں سکو گے۔ پس جوں جوں تمہارے درمیانی پردے اور حجاب اور دُوری دُور ہوتی جاوے گی تو تم ضرور آواز کو سنو گے۔ جب سے دنیا کی پیدائش ہوئی ہے اس بات کا ثبوت چلا آتا ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو رفتہ رفتہ بالکل یہ بات نابود ہو جاتی کہ اس کی کوئی ہستی ہے بھی؟ پس خدا کی ہستی کے ثبوت کا سب سے زبردست ذریعہ یہی ہے کہ ہم اس کی آواز کو سن لیں۔ یا دیدار یا گفتار"۔ یا دیکھ لیں یا بات کر لیں۔" پس آج کل کا گفتار قائمقام ہے دیدار کا۔ ہاں جب تک خدا کے اور اس کے سائل کے درمیان کوئی حجاب ہے اس وقت تک ہم سن نہیں سکتے۔ جب درمیانی پردہ اٹھ جاوے گا تو اس کی آواز سنائی دے گی"۔ (الحکم ۔جلد 8نمبر 38-39 مورخہ10-17 نومبر 1904۔بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام زیر سورۃالبقرۃ آیت 187)

پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا ہے کہ یہ درمیانی پردے اور حجاب ہٹانے کی کوشش کریں۔ اس کے قریب تر آنے کی کوشش کریں۔ یہ نہ ہو کہ رمضان میں تو قریب آنے کی کوشش ہو اور پھر اس کے بعد فاصلے اتنے بڑھ جائیں کہ وہ پردے اور حجاب پھر راستے میں حائل ہو جائیں اور اگلے سال پھر نئے سرے سے مجاہدے کی کوشش ہو۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے یہ پردے اٹھانے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے تاکہ قبولیت دعا کے نظارے ہمیشہ دیکھتے چلے جائیں اور اس کے لئے وہ دعا سب سے اہم ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہے اور ان میں سب سے اوّل دعا اس کے دین کے غلبہ کی دعا ہے۔ انسانیت کو خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے والا بنانے کے لئے دعا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے دنیا کو لانے کی دعا ہے۔ یہ دعائیں ایسی ہیں جو یقیناً خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والی دعائیں ہیں اور جب ایک مومن خدا تعالیٰ کے دین کا درد رکھتے ہوئے اس کے لئے دعائیں کر رہا ہو تو خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اپنے بندے کی ذاتی ضروریات کا بھی خیال رکھتا ہے اور خود پوری فرماتا ہے۔

پس آج کل یہ دعائیں ہر احمدی کو بہت زیادہ کرنی چاہئیں جو اس کے دین کے غلبہ کی دعائیں ہوں، جو جماعت کے ہر فرد کے ایمان پر قائم رہنے کی دعا ہو۔ آج رمضان کا پہلا جمعہ ہے۔ یہ دن بھی بابرکت ہے اور یہ مہینہ بھی بابرکت ہے۔ یعنی قبولیت دعا کے دو موقعے جمع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو پکارنے کے دو موقعے میسر آ گئے ہیں۔

حدیث میں ہے کہ جمعہ کے دن، جمعہ کے وقت ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے جو قبولیت دعا کی گھڑی ہوتی ہے۔ (مسلم کتاب الجمعۃ باب فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ)

پھر یہ بھی آتا ہے کہ عصر سے مغرب تک ایسا وقت ہوتا ہے، کوئی وقت ایسا آتا ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔ پس آج کے دن اس برکت سے بھی فائدہ اٹھانے کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے۔ عصر سے مغرب تک نوافل کا تو وقت نہیں ہوتا لیکن ذکر الٰہی ہے، اور دوسری دعائیں ہیں جو انسان کر سکتا ہے۔ مسنون دعائیں ہیں یا اپنی زبان میں دعائیں ہیں، یہ مانگنی چاہئیں تاکہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اور ہم قبولیت دعا کے نظارے دیکھ سکیں۔ آج کل جماعت کو بھی مختلف جگہوں پر جو حالات پیش آ رہے ہیں، اس حوالے سے بھی بہت دعائیں کرنی چاہئیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو ہمیں ہر قسم کی مشکلات سے نکالے گا اور خدا تعالیٰ کا قرب عطا فرمائے گا اور قبولیت دعا کے نظارے ہم دیکھیں گے۔ انشاء اللہ۔

پس اللہ تعالیٰ کے حضور خاص طور پر اور التزام سے یہ دعا کریں کہ وہ اسلام اور احمدیت کی فتح کے سامان ہماری زندگیوں میں پیدا فرمائے۔ ہم بہت کمزور ہیں، ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ ہماری غفلتوں کی پردہ پوشی فرمائے۔ ہمیں اپنے قرب کے راستے دکھائے۔ ہمارے لئے اپنی رضا کا حصول ہمارا مقصود بنا دے اور یہ مقصد ہم حاصل کرنے والے بھی ہوں۔ ہم بہت کمزور ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے اللہ تعالیٰ کے وعدہ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ کہ رعب سے تیری مدد کی گئی، سے ہم بھی حصہ لینے والے ہوں تاکہ دشمن پر مسیح موعود کے رعب کے نظارے ہم ہر وقت دیکھتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ آپؑ کی ذات سے ہنسی ٹھٹھا کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچائے گا۔ اور آپؑ کو الہاماً فرمایا کہ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ کہ جو لوگ تجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں ہم ان کے لئے کافی ہیں۔ ہم ہمیشہ دیکھتے رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دشمنوں نے جو بھی مذاق اڑانے یا ٹھٹھا کرنے کی کوشش کی تو دشمن کا جو انجام ہوا اس کے نظارے ہم نے دیکھے بھی اور سنے بھی۔ لیکن ہمیں یہ فکر ہونی چاہئے کہ ہماری کمزوریوں اور غلطیوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے وعدے کے پورے ہونے کے دن کہیں آگے نہ چلے جائیں۔ ہماری کمزوریاں دشمن کو استہزاء کا موقع نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری پردہ پوشی فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہمیں اپنے جلال اور عظمت کے نظارے دکھائے۔ آنحضرت ﷺ کی عظمت و عزت کو ہم جو مسیحِ محمدی کے غلام ہیں، ہمیں حقیقی غلاموں کا نمونہ بناتے ہوئے ہماری زندگیوں میں دنیا کے ہر شہر اور ہر گلی میں قائم ہوتا ہوا دکھائے۔ ہماری کمزوریاں، ہماری کوتاہیاں، ہماری سستیاں کبھی ہمیں خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دُور نہ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے ہمارے کمزور جسموں کو وہ طاقت عطا فرمائے جس سے ہم اس کے دین کی عظمت کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی محبت ہمارے دلوں میں اس طرح قائم فرما دے جس طرح اللہ اور اس کا رسول چاہتے ہیں اور جس کے لئے آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔ (جامع ترمذی کتاب الدعوات)۔ اے اللہ! مَیں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرے اور ایسا عمل جو تیری محبت کے حصول کا ذریعہ بنے۔ اے اللہ! میرے دل میں اپنی محبت پیدا کر دے جو میرے اپنے نفس سے زیادہ ہو، میرے مال سے زیادہ ہو، میرے اہل و عیال سے زیادہ ہو، اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو۔

پس یہ محبت ہے جو ہمارے ہر عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنا دے گی۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام پر ہم اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر عمل کرنے والے ہوں گے۔ اللہ کرے کہ ہم اپنی نفسانی خواہشات کو خدا تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے دبانے والے ہوں۔ مال سے محبت ہمیں اللہ تعالیٰ کی عبادتوں اور اس کی محبت سے کبھی غافل نہ کرے۔ بیوی بچوں، عزیز رشتہ داروں کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت سے ہمیں کبھی غافل نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ (المنافقون: 10) یعنی تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔ اور آخرین کے زمانے میں یہ زیادہ ہونا تھا۔ پھر دنیا کے لالچ مال کے لالچ کے نئے نئے طریقے ایجاد ہو جانے تھے۔ پس اس زمانہ میں ان چیزوں سے بچنا اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو سب محبتوں پر غالب کرنا ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کا خاص قرب دلاتی ہے۔

پھر اس دعا میں ٹھنڈے پانی کی مثال دی۔ ایک پیاسا جس کو پانی کی تلاش ہو اور کہیں پانی میسر نہ ہو۔ یہاں تک حالت پہنچ جائے کہ غشی کی کیفیت ہونے لگے۔ اس وقت وہ پانی کے ایک گھونٹ کے لئے بھی اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ لیکن ایک حقیقی مومن کو آنحضرت ﷺ نے یہ دعا سکھائی کہ اُس وقت جو تمہیں پانی کا ایک گھونٹ میسر آ جائے، وہ تم جتنی بڑی نعمت سمجھتے ہو۔ جو ٹھنڈے پانی کا ایک گھونٹ تمہیں نعمت لگتا ہے، اللہ تعالیٰ کی محبت اس سے زیادہ تمہارے دل میں قائم ہونی چاہئے۔ آپؐ خود یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ آپؐ نے یہ دعائیں مانگ کر اپنا اُسوہ ہمارے سامنے قائم فرمایا اور نہ صرف دعائیں کیں بلکہ عمل سے بھی اُسوہ قائم فرمایا۔

پس ان دنوں میں دین کی سربلندی کے لئے، احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے غلبہ کے لئے، آنحضرت ﷺ کا جھنڈا دنیا میں گاڑنے کے لئے خالص ہو کر دعائیں مانگیں اور ساتھ ہی جب ہم اپنے لئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے دعائیں مانگیں گے تو یہ باتیں ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب تر لانے والی ہوں گی۔ ہمیں تقویٰ میں بڑھانے والی ہوں گی۔ اگر اس رمضان میں ہم میں سے ہر ایک اس مقصد کو حاصل کر لے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب اور پیار حاصل کر لے۔ تقویٰ میں ترقی کرنے والا بن جائے تو اِنِّیْ قَرِیْبٌ کی آواز سننے والا بھی بن جائے گا اور اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کے نظارے بھی دیکھنے والا بن جائے گا۔ کیونکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ یعنی تاکہ وہ ہدایت پا جائیں کہہ کر اس بات کا اعلان فرمایا ہے کہ جب نیک اعمال ہوں گے ایمان میں ترقی ہو گی، دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہو گی تو وہ مومن ہدایت یافتہ ہو جائے گا اور ہدایت یافتہ کے لئے اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ وہ ایسے خالص مومن کی پکار کا جواب دیتا ہے۔

پس اے مسیح محمدی کے غلامو! آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخو! اے وہ لوگو! جن کو اللہ تعالیٰ نے رشد و ہدایت کے راستے دکھائے ہیں۔ اے وہ لوگو! جو اس وقت دنیا کے کئی ممالک میں قوم کے ظلم کی وجہ سے مظلومیت کے دن گزار رہے ہو، اور مظلوم کی دعائیں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں بہت سنتا ہوں، تمہیں خدا تعالیٰ نے موقع دیا ہے کہ اس رمضان کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوتے ہوئے اور ان تمام باتوں کا حوالہ دیتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں گزار دو۔ یہ رمضان جو خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا رمضان ہے، خدا تعالیٰ کے حضور اپنے سجدوں اور دعاؤں سے نئے راستے متعین کرنے والا رمضان بنا دو۔ اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والا رمضان بنا دو۔ اپنی آنکھ کے پانی سے وہ طغیانیاں پیدا کر دو جو دشمن کو اپنے تمام حربوں سمیت خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائیں۔ اپنی دعاؤں میں وہ ارتعاش پیدا کرو جو خدا تعالیٰ کی محبت کو جذب کرتی چلی جائے کیونکہ مسیح محمدی کی کامیابی کا راز صرف اور صرف دعاؤں میں ہے۔

خدا تعالیٰ جو ان دنوں میں ساتویں آسمان سے نیچے اترا ہوتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنی آغوش میں لے لے اور اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے ہم اپنی زندگیوں میں پورے ہوتے ہوئے دیکھ لیں۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔ آمین

خلافت احمدیہ کے زیر سایہ جامعہ احمدیہ کی خدمات

(محمد حمید کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

اللہ تعالیٰ کا سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرمان ہے:

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍo

(الجمعہ ۳، ۶۲)

یعنی وہی خدا ہے جس نے ایک انپڑھ قوم کی طرف انہیں میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو ان کو خدا کے احکام سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے۔

اس آیت کریمہ میں آنحضرت ﷺ کی بعثت کی چار بنیادی اغراض و مقاصد کا ذکر ہے:

اوّل : یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ

دوم: وَیُزَكِّیْهِمْ

سوم: یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

چہارم: وَالْحِكْمَةَ

ہمارے پیارے آقا سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے ان چاروں ذمہ داریوں کو ایسے رنگ میں ادا فرمایا کہ دنیا میں ایک انقلاب برپا فرما دیا۔ اس انقلاب کی تفصیل اپنے دامن میں سمیٹنے سے لاکھوں صفحات بھی قاصر رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے عصر حاضر میں انہیں فرائض کی ادائیگی کیلئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام (۱۸۳۵۔۱۹۰۸) کو آخرین میں امام مہدی و مسیح موعود بنا کر بھیجا۔ تاریخ شاہد ہے کہ آپ علیہ السلام نے ان ذمہ داریوں کو انتہائی خوش اسلوبی سے ادا فرمایا۔ اور گزشتہ ایک سو سال سے دنیا والے ان ذمہ داریوں کی ادائیگی سے حاصل ہونے والے نتائج و ثمرات کو دیکھتے چلے آرہے ہیں۔ آپ کے بعد آپ کے خلفاء کرام میں سے ہر ایک نے انہی بنیادوں پر اصلاح عالم کے فریضہ کو ادا فرمایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء موجودہ دور میں سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس نصرہ اللہ نصراً عزیزاً انہی چار قرآنی تعلیمات کی بناء پر تمام دنیا کے بنی نوع انسان کی دینی روحانی و اخلاقی اصلاح کیلئے دن رات کوشاں و مصروف ہیں۔ اللھم ایدا مامنا بروح القدس وبارک فی امرہ وعمرہ۔

لازمی و قدرتی بات ہے کہ ان اہم قرآنی مقاصد کی تکمیل کیلئے سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام اور خلفاء کرام میں ہر ایک کو ایک ایسے گروہ کی ضرورت تھی جو ان سے دین سیکھے اور تعلیم و تربیت حاصل کرے پھر وہ اقوام عالم کو دین سکھلائے اور ان کی تربیت کرے۔ اس سلسلے میں ارشاد ربانی ہے۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا كَآفَّةً ط فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَo

اور مومنوں کیلئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب اکٹھے ہو کر تعلیم دین کیلئے نکل پڑیں۔ پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تا کہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر (بے دینی سے) ہوشیار کرتے۔ تا کہ وہ (گمراہی سے) ڈرنے لگیں۔ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ سے دین سیکھا۔ اور پھر اقوام عالم کو سکھانے کیلئے نکل پڑے۔ چنانچہ ارشاد قرآنی ہے:

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًاo فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا o وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًاo فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًاo فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًاo عُذْرًا اَوْ نُذْرًاo

(المرسلٰت ۷۷۔۲۔۷)

یعنی میں شہادت کے طور پر اُن ہستیوں کو پیش کرتا ہوں جو پہلے آہستگی سے چلائی جاتی ہیں۔ پھر وہ تیزی سے چلنے لگ جاتی ہیں۔ اور میں دنیا میں پھیلا دینے والی ہستیوں کو بھی شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ اور حق و باطل میں فرق کر دینے والی ہستیوں کو۔ اور خدا کا کلام سنانے والی ہستیوں کو۔ اس غرض سے بھی کہ لوگوں پر حجت تمام ہو جائے۔ اور اس غرض سے بھی کہ لوگوں کو ہوشیار کر دیا جائے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ان آیات میں بیان فرمودہ مضمون کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’پہلے صحابہ آہستگی سے دنیا میں پھیلیں گے مگر پھر طاقت پکڑتے جائیں گے اور ان کی ترقی کی رفتار تیز ہو جائے گی۔ آخر اسلام کو دنیا میں پھیلا دیں گے۔ وہ آخر حق و باطل میں فرق کر کے دکھلاویں گے‘‘۔ (تفسیر صغیر صفحہ ۷۹۱)

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوْا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ۔

(مشکوٰۃ کتاب العلم)

یعنی علماء یقیناً انبیاء کے وارث ہوتے ہیں اور حقیقت میں انبیاء دینار اور درہم ترکہ میں نہیں چھوڑتے بلکہ ان کا ترکہ (ورثہ) علم ہے جس نے علم سے حصہ پایا اس نے پورا فائدہ اُٹھایا۔

مذکورہ بالا آیات و حدیث کے جس طرح دور اول کے صحابہؓ و علماء مصداق تھے۔ بالکل اُسی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام کے صحابہؓ اور آپ کی جماعت کے علماء بھی مصداق ہیں۔ چنانچہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سے آپ کے صحابہ کرام نے وہ علوم دین سیکھے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو براہ راست سکھلائے تھے۔ اور پھر وہ صحابہ اپنے اپنے دائرہ اثر میں اُن علوم دینیہ کو سکھلانے کا فرض ادا کرتے رہے۔ مگر جب حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ کی مورخہ ۱۱؍اکتوبر ۱۹۰۵ء کو وفات ہوگئی۔ اور اس کے چند ماہ بعد مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۰۵ء کو ایک اور عالم حضرت مولوی برہان الدین صاحبؓ جہلمی فوت ہو گئے تو مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۰۵ء کو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

’’علماء کی جماعت فوت ہو رہی ہے، مولوی عبدالکریم صاحب کی قلم ہمیشہ چلتی رہی تھی، مولوی برہان الدین فوت ہو گئے، اب کوئی نہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۵۸۳)

ہر دو علماء کی وفات سے جماعت میں جو زبردست خلاء پیدا ہو گیا، اس سے حضرت مسیح موعودؑ کو بہت تشویش ہوئی اور حضور کا ذہن خدائی تصرف کے تحت اس طرف منتقل ہوا کہ آئندہ جماعت میں قادر الکلام اور خدمت دین کرنے والے علماء کرام تیار کرنے کا کوئی مستقل انتظام ہونا چاہئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ اسلام نے علماء تیار کرنے کیلئے جنوری ۱۹۰۶ء میں ایک (مدرسہ) شاخ دینیات کے نام سے جاری فرمایا۔ اور یہی شاخ بعد میں مدرسہ احمدیہ اور پھر جامعہ احمدیہ کی شکل میں تناور درخت بن گئی۔ اور شجرۃ طیبۃ تازہ بتازہ پھل دینے لگا۔

مدرسہ احمدیہ (شاخ دینیات) ابھی اپنے طفولیت کے دور میں سے ہی گزر رہا تھا جبکہ بعض نادانوں نے اس کا گلا گھونٹ کر اسے ہمیشہ ہمیش کیلئے نابود کرنے کی سازش کی تھی۔ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے عظیم احسانات میں سے یہ ایک عظیم احسان ہے کہ آپ نے اسے نابود ہونے سے بچا لیا۔ اور اسے ترقیات کی بام عروج تک پہنچانے کیلئے وہ سب کچھ کرتے رہے جو آپ کی وسعت اور استطاعت میں تھا۔

ایک صدی گزرنے کے بعد نتیجہ سامنے ہے:

جماعت احمدیہ کے خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ماتحت مبلغین تیار کرنے کا ادارہ (مدرسہ و جامعہ احمدیہ) ہے۔ جس سے اب تک سینکڑوں مبلغین، علماء فارغ التحصیل ہو کر وہ فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ تمام امت پر لازم قرار دیا تھا۔ ارشاد قرآنی: یَآاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ (المائدہ ۶۸۰۔۵)

کا نتیجہ یہ نکلا، اور نکل رہا ہے کہ کروڑوں افراد نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کیا۔ ان میں سے بہت سے ایسے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہتے تھے کجا یہ کہ اب وہ دن رات آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔

دوسری طرف غیر مبائعین نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے جاری و قائم کردہ مدرسہ احمدیہ کی بقاء کی ضرورت نہ سمجھی۔ انجام یہ ہوا کہ مبلغ اسلام بننا تو درکنار اپنے گروہ کا وجود و بقاء خطرے سے دوچار ہے۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ

ہندوستان آبادی کے اعتبار سے دنیا کا دوسرا سب سے بڑا ملک ہے۔ تقریباً ایک ارب انسانوں کے اس دیش میں کم و بیش تمام مذاہب و عقیدوں کے لوگ بستے ہیں اتنی بڑی آبادی میں تبلیغ اسلام کوئی آسان کام نہیں ہے۔ متعدد دشواریوں کے باوجود تبلیغ اسلام کا جو سلسلہ سیدنا حضرت مہدی علیہ السلام کے ذریعہ شروع ہوا تھا آج بھی بفضلہٖ تعالیٰ بڑی کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ مدرسہ و جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل علماء ہندوستان اور ساری دنیا میں اُسی روح کے ساتھ پیغام اسلام پہنچا رہے ہیں جس کی سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے خواہش فرمائی تھی۔

اگر تقسیم ملک کے بعد ہندوستان میں مدرسہ و جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل مبلغین و معلمین کرام و علماء کی کارکردگی کا ایک جائزہ لیا جائے تو جو کارہائے نمایاں سامنے آتے ہیں ان میں سے چند کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

☆۔ تقسیم ملک کے بعد ہندو مسلم فسادات کی وجہ سے شمالی ہند میں ماحول انتہائی کشیدہ اور تناؤ سے بھرپور تھا۔ مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل مبلغین و علماء نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام صلح میں تحریر کردہ اصولوں کے مطابق ’’پیشوایان مذاہب‘‘ کے جلسوں کے انعقاد، غیروں کے سرو دھرم سمیلنوں

2 Bed Rooms Flat

Independant House,All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

میں شرکت کے ذریعہ فضاء کوخوش گوار بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔اس سلسلہ میں وہ کشمیر سے کنیا کماری اور مہاراشٹر و گجرات سے لیکر آسام و بنگال تک ہر اس اسٹیج پر تقاریر کیلئے پہنچے جہاں انہیں بلایا گیا۔اور غیروں نے ان کو بلانے کی اشد ضرورت محسوس کی اور اپنے پاس سے سفر کے اخراجات ادا کئے۔

☆۔تقسیم ملک کے بعد ہندوستان میں بسنے والے کروڑوں مسلمانوں کی اکثریت احساس کمتری و احساس محرومی، انتشار اور ضعف کا شکار ہوگئی تھی اور ایک بہت بڑی تعداد اسلام کو ترک کرکے دوسرے مذاہب میں چلی گئی تھی۔ مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل مبلغین نے ان کو حوصلہ اور صبر سکھایا۔ان میں جینے کا ایک نیا جذبہ پیدا کیا اور ان کی اصلاح کی ہر ممکن کوشش کی جس میں بفضلہٖ تعالیٰ انہیں بہت حد تک کامیابی ملی۔

☆۔حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے عصر حاضر میں حضرت مرزا غلام احمدؑ کو ''امام مہدی و مسیح موعود'' بنا کر بھیجا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق ہر مسلمان کو حضرت ''امام مہدی'' (علیہ السلام) کی بیعت کرنی ضروری ہے اس کے متعلق مسلمانوں کو مبلغین کرام نے سمجھایا۔ بفضلہٖ تعالیٰ لاکھوں مسلمان حضور ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی یا آپ کے خلفاء کی بیعت کرکے آپ کی جماعت میں شامل ہو چکے ہیں اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔

☆۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو حکم دیا تھا کہ:۔

''بلغ ما انزل الیک من ربک''

(المائدہ ۶۸)

آپ کی امت کا ہر فرد ذمہ دار ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والا حکم دوسروں تک پہنچائے۔بفضلہٖ تعالیٰ مدرسہ سے فارغ التحصیل مبلغین وعلماء نے ساری دنیا میں اور ہندوستان میں اس ذمہ داری کو ادا کیا اور کررہے ہیں۔اور اس ذمہ داری کی ادائیگی کیلئے قرآن مجید کا مشہور زبانوں میں ترجمہ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل علماء نے بعض اور اسکالر کے تعاون سے بھارت کی مندرجہ ذیل زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اُن زبانوں کے بولنے اور سمجھنے والوں تک پہنچانے کی سعادت وتوفیق پائی۔اس طرح ''بلغ ما انزل الیک'' کا فریضہ کافی حد تک ادا ہوا اور ہو رہا ہے۔ بھارت میں بولی جانے والی درجہ ذیل زبانوں کا ترجمہ قرآن مجید ہوا۔ اردو، انگریزی، ہندی، گُرمکھی، کشمیری، ڈوگری، بنگالی، آسامی، اُڑیا، تلگو، کنڑ، تامل، ملیالم، مراٹھی، گجراتی، نیپالی۔

☆۔ ملک کے اندر اور باہر مخالفین اسلام ،اسلام اور بانی اسلام ﷺ اور قرآن مجید پر شدید قسم کے اعتراضات کرتے رہے اور اب بھی کرتے ہیں۔

مدرسہ و جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل ان کا تسلی بخش جواب دیتے آرہے ہیں۔اور ہر غلط فہمی پیدا کرنے والی کوشش کو ناکام کیا ہے۔

☆۔اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں حکم ہے:

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر (ال عمران ۱۰۵)

لفظ ''امت'' کی بہت سی تفاسیر اور مفاہیم ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک کے مصداق مدرسہ و جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے والے مبلغین و علماء ہیں جو دن رات خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات و راہنمائی کے مطابق منظّم طور پر امر بالمعروف ونھی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔چنانچہ اس حقیقت کا اعتراف مخالفین احمدیت نے بھی کیا۔ ان میں سرفہرست دو آراء درج ذیل ہیں۔مولانا ظفر علی خان صاحب مدیر اخبار زمیندار لاہور نے لکھا:

''......مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں۔علوم کے ماہر ہیں۔دنیا کے ہر ایک ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے''۔

(ایک خوفناک سازش۔مولوی مظہر علی اظہر)

''گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ دینا نہایت آسان ہے لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان میں اور دیگر یوروپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں''۔(اخبار زمیندار لاہور دسمبر ۱۹۲۶ء)

انسائکلو پیڈیا برٹینکا نے لکھا:

''...... احمدیہ جماعت ...... کا ایک وسیع تبلیغی نظام ہے...... ان کے مبلغین ان حملوں کا بھی دفاع کرتے ہیں جو عیسائی مناظرین نے اسلام پر کئے ہیں ......'' (ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۴۷ء) الفضل ماشھدت بہ الاعداء۔

مذکورہ بالا سطور سے عیاں ہے کہ جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل علماء ومبلغین کی خدمات دینیہ کا اغیار بھی اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے۔

آج تبلیغ دین اور نشر ھدایت کام کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے لئے خلافت احمدیہ کے زیرسایہ دنیا کے مختلف ممالک میں جامعہ احمدیہ قادیان کے علاوہ ۱۳ جامعات اور مدارس سرگرم عمل ہیں جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ مدرسہ احمدیہ قادیان کی ثمر آور شاخیں ہیں جن کے پھلوں سے پوری دنیا محظوظ و مستفیض ہو رہی ہے۔

''حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ کا لگایا ہوا یہ پودا آج اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اپنی کامیابی کے ایک سو سال مکمل کرچکا ہے۔اور اب اس حد تک تناور ہو چکا ہے کہ اس کی شاخیں دنیا کے ۱۳ اہم ممالک میں پھیل چکی ہیں اور مزید پھیلتی چلی جارہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے انڈونیشیا اور مغربی افریقہ کے ممالک غانا اور نائیجیریا میں جامعہ احمدیہ کا اجراء فرمایا۔ بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے تیزی سے پھیلتی ہوئی جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر تنزانیہ، کینیا، بنگلہ دیش اور کینیڈا میں جامعہ احمدیہ کا اجراء فرمایا اور خلافت احمدیہ کے موجودہ بابرکت دور میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ملائشیا، یوکے، سیرالیون اور سری لنکا میں جامعہ احمدیہ کا اجراء فرمایا۔ نیز غانا میں ایک بین الاقوامی جامعہ احمدیہ کھولنے کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ اس طرح جرمنی میں ۲۰۰۸ء میں جامعہ احمدیہ سے اجراء کی منظوری ہو چکی ہے۔'' (بحوالہ سووئیز تحریک جدید ربوہ بر موقعہ صد سالہ خلافت جوبلی)

۲۰۰۶ء کا سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ ۲۰۰۶ء میں جامعہ احمدیہ کے قیام پر سو سال پورے ہوئے۔اس مبارک موقعہ پر جہاں مختلف ممالک کے جامعات میں تشکر کے طور پر مختلف تقریبات منعقد کی گئیں وہیں جامعہ احمدیہ قادیان میں صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر شایان شان طور پر تقریبات منعقد کی گئیں اور اس کی افتتامی اور تاریخی تقریب جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۵ء کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس کی موجودگی میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ چنانچہ حضور انور نے اس تاریخی موقعہ پر مبلغین ومعلمین کو ایسی زریں نصائح سے نوازا جو ان کی زندگیوں میں ہمیشہ رہنمائی کرتی رہیں گی۔

یہی وہ مبلغین و علماء ہیں جو خلافت اسلامیہ احمدیہ سے نور حاصل کرکے دنیا سے شیطانی ظلمات کو روشنیوں میں تبدیل کرتے رہے۔ اور کرتے چلے جارہے ہیں۔

اساتذہ وطلباء جامعہ احمدیہ قادیان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نصرہ اللہ نصرا عزیزا کے شکر گزار ہیں کہ حضور انور نے اس جوبلی کے موقعہ پر از راہ شفقت امسال جامعہ احمدیہ کو Logo ''نشان امتیاز'' مرحمت فرمایا ہے جو اخبار بدر میں شائع ہو چکا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔اللہ تعالیٰ جامعہ احمدیہ کے اساتذہ وطلباء کو اس ''نشان امتیاز'' کی گہرائیوں کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے اور اس کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

ہدیۂ تبریک بر پیدائش سعد شریف احمد سلمہ اللہ تعالیٰ

حضور کو مبارک! وقاص کے پِسر کی — وقاص کو مبارک دلبند لختِ جگر کی
ہے نام کتنا پیارا ''سعد شریف احمد'' — خوشبو سے ہے معطّر بادِ صبا سحر کی
صحت و سلامتی کی یا رب عمر دے اس کو — نظر اسے لگے نہ کسی بھی بَد نظر کی
دیں کا بنے یہ خادم اسلام کا فدائی — دولت اسے دے مولیٰ تُو دین و دنیا بھر کی
حضور نے دعائیں جو اس کے حق میں کی ہیں — سب خوبیاں ہوں اس میں دُعاؤں کے اثر کی
''اِک سے ہزار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں'' — مسیح موعودؑ نے ہے دعا یہ پیشتر کی
تریٰ نسلًا بعیدًا خدا نے ہے دکھادی — پھیلی ہوئی ہیں شاخیں دنیا میں اِس شجر کی
خلافت کی سنچری ہے، صد سالہ جوبلی ہے — ہم روز دیکھتے ہیں خوشیاں فتح و ظفر کی

حضور کو مبارکبادی کی ساری چٹھیاں
اللہ کریں مبارک مبشر نظم و نثر کی

(محمود احمد مبشر درویش قادیان)

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
AEM

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

مرکز احمدیت قادیان میں مجلس انصار اللہ بھارت کے 31ویں سالانہ اجتماع کا نہایت کامیاب انعقاد

مجلس انصار اللہ بھارت کا 31واں سالانہ اجتماع مورخہ 17-18-19 اکتوبر 2008ء کو منعقد ہوا۔ اس مرتبہ بھی اجتماع کے لئے گیسٹ ہاؤس کی شمال مشرقی جانب احاطہ جامعۃ المبشرین میں پنڈال بنایا گیا تھا اور جامعۃ المبشرین و گیسٹ ہاؤسز کی عمارت میں ہی مہمانان کرام کے قیام و طعام کا انتظام تھا اجتماع گاہ وسیع اور خوبصورت بنایا گیا تھا اس سال خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی مناسبت سے پورے پنڈال میں خلافت کی ضرورت، اہمیت، برکات اور خلفاء کرام کے ارشادات پر مشتمل بینرز لگائے گئے تھے جبکہ سٹیج کے عقب میں خلافت احمدیہ زندہ باد اور صد سالہ خلافت جوبلی مبارک نیز عہد وفاء خلافت اور خلافت کے مونوگرام کا شاندار اور بڑا بورڈ آویزاں کیا گیا تھا۔

اجتماع کے پروگراموں کو احسن رنگ میں سرانجام دینے کیلئے محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب صدر کی زیر نگرانی ایک کمیٹی تشکیل دی جس نے اجتماع کے جملہ پروگراموں کو مرتب کر کے مجالس کو آگاہ کیا اسی طرح مختلف شعبہ جات کے تحت منتظمین و معاونین کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں جس سے اجتماع کے پروگرام انجام دینے میں بہتری اور سہولت پیدا ہوئی۔

پہلا دن 17/اکتوبر بروز جمعہ: اجتماع کے پروگراموں کا آغاز 4.40 بجے نماز تہجد سے ہوا جو محترم مولانا عنایت اللہ صاحب نے مسجد دارالانوار میں پڑھائی نماز فجر کے بعد محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر قائد تربیت نے ''نماز تہجد کی برکات اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں'' کے عنوان پر درس دیا بعدہ انصار اراکین بہشتی مقبرہ میں جمع ہوئے جہاں محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ و مہمان خصوصی قادیان نے اجتماعی دعا کروائی اس کے بعد تمام انصار نے اپنے گھروں اور مساجد میں تلاوت قرآن مجید کی۔ ناشتہ کے بعد کھیلیں ہوئیں۔

افتتاحی پروگرام: بعد نماز جمعہ سوا تین بجے افتتاحی تقریب عمل میں آئی محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب مہمان خصوصی کے تشریف لانے پر محترم منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ و دیگر نائب صدر صاحبان وقائدین مجلس و ناظمین علاقہ جات نے آپ کا خیر مقدم اور گلپوشی کی موصوف نے سب سے پہلے لوائے انصار اللہ کی پرچم کشائی کی اور دعا کرائی بعدہ آپ سٹیج پر تشریف لائے آپ کے ہمراہ محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت، محترم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب صدر اول، مکرم قاری نواب احمد صاحب نائب صدر دوم، مکرم عبدالرؤف صاحب نیّر و مکرم عطاء الرحمٰن صاحب نائب صدر صاحبان سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔

مکرم قاری نواب احمد صاحب نے سورہ نور سے چند آیات کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا بعدہ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے عہد انصار اللہ اور عہد وفاء خلافت دوہرایا۔ تمام اراکین نے بھی ہر دو عہد احتراماً کھڑے ہو کر دوہرائے بعدہ مکرم سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی خوش الحانی سے سنایا۔ اس کے بعد محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو حضور نے ہماری درخواست پر اس اجتماع کے موقعہ پر ارسال فرمایا تھا۔ اور مکرم زین الدین صاحب حامد نے سالانہ رپورٹ کارگزاری مجلس انصار اللہ بھارت پڑھ کر سنائی۔ بعدہ مہمان خصوصی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ ہمیں اجتماع منعقد کرنے کی توفیق دے رہا ہے اس کی توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ دور دور سے آنے والے مہمانوں کا آنا مبارک کرے۔ اور احسن رنگ میں یہ دن گذارنے کی توفیق دے۔ اجتماع میں اہم چیز حضور انور کا پیغام ہوتا ہے جسے مدنظر رکھنا چاہئے حضور نے اپنے پیغام میں تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ دن رات تقویٰ سے بسر کریں پس تقویٰ اختیار کرتے اور دعائیں کرتے ہوئے اللہ سے توفیق مانگیں اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا سکھائی ہے کہ ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما اس میں بھی تقویٰ اختیار کرنے اور متقی وارث مانگنے کی دعا سکھائی ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی فرمایا ہے کہ تقویٰ اور دعائیں ہی روحانیت کی جان ہیں۔ پھر مہمان خصوصی نے فرمایا کہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اللھم صل علی محمد وال محمد دعا کو بھی بڑی فضیلت حاصل ہے۔ اور یہ کلمات خدا تعالیٰ کو بھی بہت پسند ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضور ایدہ اللہ نے جوبلی کے سلسلہ میں جو دعائیں سکھائی ہیں وہ بھی ان دنوں بڑی اہمیت رکھتی ہیں انہیں باقاعدگی سے پڑھنا چاہئے۔ پھر حضور ایدہ اللہ نے آج کل کے حالات میں رب کل شیءٍ خادمک رب فاحفظنا وانصرنا وارحمنا پڑھنے کی بھی تلقین فرمائی ہے۔

آپ نے فرمایا اجتماع کے لئے منتظمین نے جو پروگرام تیار کئے ہیں اس میں حصہ لیں آخر پر آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقاصد عالیہ میں کامیابی کیلئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے اجتماع کی کامیابی کیلئے بھی دعا کی۔

بعدہ کتاب برکات الدعا کے ہندی ترجمہ کی رسم اجراء عمل میں آئی محترم صدر اجلاس نے محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس کو کتاب کا پہلا نسخہ عنایت فرمایا۔ یاد رہے مجلس انصار اللہ ہر سال سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی تصنیف ہندی میں ترجمہ کرتی ہے۔ رسم اجراء اور دعا کے بعد یہ نشست اختتام پذیر ہوئی۔

حضور انور کا خطبہ جمعہ جو برلن سے براہ راست نشر ہوا احباب نے اپنے گھروں میں اور مہمانان کرام نے مسجد دارالانوار میں سنا نمازوں اور کھانے کے وقفہ کے بعد رات ساڑھے آٹھ بجے پنڈال میں مقابلہ نظم خوانی پرانی مجالس ہوا جس میں خلافت سے متعلق ہی نظمیں پڑھنے کی ہدایت تھی۔ اس کے بعد مقابلہ تلاوت قرآن مجید و تقاریر معیار اول ہوا۔

دوسرا روز 18 اکتوبر: دوسرے دن بھی مسجد دارالانوار میں با جماعت نماز تہجد سے پروگراموں کا آغاز ہوا نماز فجر کے بعد مولانا محمد یوسف صاحب انور نے خصوصی درس دیا۔ سات بجے پنڈال میں ہی نمائندگان مجالس کی میٹنگ ہوئی اور ناشتہ کیلئے وقفہ ہوا۔

خصوصی اجلاس: ساڑھے نو بجے خصوصی اجلاس زیر صدارت مکرم جلال الدین صاحب نیّر قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان منعقد ہوا۔ صدر محترم کے ساتھ مہمانان خصوصی محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس کارپرداز۔ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب سابق صدر و محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھی سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔

اس اجلاس میں مکرم قاری عبدالغفار صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم رفیق احمد صاحب مدراسی مبلغ سلسلہ نے نظم پیش کی۔ بعدہ مکرم قاری نواب احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ نے مالی قربانیوں کی اہمیت آمد کی تعریف اور چندہ انصار اللہ کی وضاحت کرتے ہوئے محترم فاتح احمد ڈاہری صاحب انچارج انڈیا ڈیسک کی ہدایات سے احباب کو آگاہ کیا۔

دوسری تقریر محترم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب صدر اوّل مجلس انصار اللہ نے صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کی ذمہ داریاں اور اس سلسلہ میں ہونے والی جماعتی ترقیات اور مخالفتوں کا ذکر کیا۔ آخر پر صدر اجلاس نے بھی صد سالہ خلافت جوبلی اور مالی قربانیوں پر خطاب فرمایا۔ اس کے بعد درویشان کرام۔ سابقہ صدر صاحبان انصار اللہ کی خدمت میں خلافت احمدیہ کا مومنٹو پیش کیا گیا۔ دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔ نماز ظہر و عصر کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔ جس میں مقامی اراکین مجلس نے بھی شرکت کی۔ بعدہ احمدیہ گراؤنڈ میں کھیلوں کے مقابلہ جات ہوئے۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد شبینہ اجلاس ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم تنویر احمد صاحب آف سہارنپور نے اپنے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے بعدہ مقابلہ نظم خوانی، تقاریر اور کوئز ہوئے۔

تیسرا دن 19/اکتوبر: آج کے پروگراموں کا آغاز بھی مسجد دارالانوار میں باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولوی عبدالوکیل صاحب نیاز نائب ناظم وقف جدید بیرون نے خصوصی درس دیا پہلا اجلاس ساڑھے نو بجے مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید کی زیر صدارت مکرم نور الدین صاحب چوہدری آف جرمن کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ نظم مکرم کے ظفر اللہ صاحب نے سنائی بعدہ مکرم بشیر احمد صاحب زائر ناظم انصار اللہ کشمیر نے وادی کشمیر کے قدرتی مناظر اور تاریخی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے وہاں احمدیت کے قیام، اس کی ترقی اور مجلس انصار اللہ کی مساعی اور احمدیوں کی معجزانہ حفاظت پر دلنشین انداز سے روشنی ڈالی۔ بعدہ مجلس مذاکرہ ہوئی جس میں محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید، مکرم مولانا محمد حمید صاحب کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان، مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر و اشاعت قادیان نے خلافت کی ضرورت، اہمیت، برکات اور خلیفۂ وقت سے ملاقات کے طریق و آداب بیان کئے۔

مجلس شوریٰ: 11:30 بجے مسجد دارالانوار میں زیر صدارت محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم قاری نواب احمد صاحب قائد مال نے سال 2009ء کے نئے سال کا بجٹ آمد و خرچ پیش کیا نیز شعبہ تجنید کو منظّم کرنے کے بارے میں نمائندگان نے اپنی آراء و مشورے دئے شوریٰ کے بعد نماز ظہر و عصر، کھانے اور کھیلوں کا وقفہ ہوا۔

اختتامی اجلاس و تقسیم انعامات: شام سات بجے اجتماع کی اختتامی تقریب زیر صدارت محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ و صدر مجلس انصار اللہ بھارت منعقد ہوئی۔ سٹیج پر آپ کے ہمراہ مہمان خصوصی محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان و نائب صدر صاحبان بھی رونق افروز ہوئے۔ مکرم ٹی احمد سعید صاحب نے تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ عہد محترم صدر اجلاس نے دوہرایا اور نظم مکرم کے اے نذیر احمد صاحب نے خوش الحانی سے پیش کی۔ بعدہ مکرم صدر صاحب اجتماع کمیٹی نے پہلے حضور انور کا پیغام سنایا پھر شکریہ احباب ادا کیا آپ نے بالخصوص فرمایا کہ دو دن قبل شدید بارش اور آندھی سے موسم خراب ہو گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کی فیکس کی گئی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور موسم بہت خوشگوار ہو گیا اور جملہ پروگرام نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کی توفیق ملی۔

بعدہ حسن کارکردگی و دینی امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس اور نمایاں تعاون دینے والی

مجالس و افراد کو خصوصی طور پر انعامات دئے گئے۔ اسی طرح امتحان کتب آئینہ صداقت، منصب خلافت اور الوصیت میں پوزیشن لینے والوں اور دوران سال ترجمہ قرآن مجید مکمل کرنے والوں کو انعامات دئے گئے۔ امسال اجتماع میں شرکت کیلئے 180 کلومیٹر کا سائیکل سفر کرنے والے دو انصار نیز مجلس کے ساتھ نمایاں تعاون کرنے والے انصار کو بھی انعام دئے گئے۔ اس موقعہ پر خاص طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور کی مجلس کیلئے انتھک محنت، کاوشوں اور رہنمائی اور دعاؤں کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ کو بھی مومنٹو پیش کیا گیا جو محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب نے قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم کو دیا۔ اس کے بعد مکرم ابوالقاسم صاحب آف آئیوری کوسٹ نے ایک نظم ''ہے دست قبلہ نما لا الہ الا اللہ'' پر جوش آواز میں پڑھی جس کو حاضرین نے بھی ساتھ ساتھ دہرایا۔

خطاب صدر اجلاس: محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں و احسانات کا تذکرہ کیا جس نے نہایت کامیابی سے یہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق دی۔ آپ نے فرمایا یہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سال میں منعقد ہونے والا اجتماع تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ اور خلافت جوبلی کے پروگراموں کا حصہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے شروع سال میں ہی اس کی منظوری عنایت فرمائی تھی۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمارے بزرگوں نے خلافت کے جھنڈے کو تھاما اور سو سال چلتے ہوئے ہمارے ہاتھوں میں دیا تاکہ آگے ہم اپنی اولادوں میں یہ امانت منتقل کرتے جائیں۔ آپ نے فرمایا ان بزرگوں نے خلافت کے استحکام کیلئے بہت جانفشانیاں کیں۔ جائیدادیں لٹائیں۔ جانیں بھی فدا کر دیں۔ وہ لوگ غیب پر ایمان لائے تھے۔ انہوں نے جماعتی ترقیات نہیں دیکھی تھیں مگر انہیں یقین تھا کہ یہی کامیابی کی راہ ہے۔ آج پوری دنیا میں ایک بھی مثال ایسی نہیں ملے گی کہ جنہوں نے قربانیاں کی تھیں اور خدا تعالیٰ نے ان کی اولادوں کو ضائع کیا ہو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کئی گنا بڑھا کر دیا۔ آج اگر ہم قربانیاں کریں گے تو جماعتی ترقیات دیکھتے ہوئے حاضر میں قربانیاں کریں گے۔ خلافت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے ملنے والے افضال کی کھلی کھلی گواہیاں ہم دیکھ رہے ہیں۔

آج اللہ تعالیٰ نے دکھا دیا ہے کہ خلافت سے وابستہ رہنے والوں کی ترقی کی کیا رفتار ہے اور خلافت کے انکار کرنے والوں کا کیا حال ہے۔ آپ نے جماعتی ترقیات کا مختصر سا خاکہ پیش کرتے ہوئے فرمایا ہم صحابہ کے نمونہ پر چل رہے ہیں۔ ہم جو امام الزمان کو مانتے ہیں ہم پر بہت زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جس کی طرف حضور ایدہ اللہ بار بار توجہ دلا رہے ہیں۔ پس انصار اللہ کی سب سے زیادہ ذمہ داریاں ہیں کہ وہ دعائیں بھی کریں خاص طور پر وہ دعائیں جو حضور نے جوبلی کے سلسلہ میں پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہے اور تہجد کو بھی لازمی کریں۔

اب جبکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قادیان تشریف لانے والے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کا آنا ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور آپ کے وجود سے ہندوستان کی بھی قسمت بدلے اور پوری دنیا کی بھی قسمت بدلے۔ کیونکہ آج ہم ہی وحدانیت کے حقیقی علمبردار ہیں اور وحدت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں ہم نے خلافت کے ساتھ وفا کا عہد باندھا ہے۔ اسے احسن رنگ میں نبھانا ہے۔ آخر پر آپ نے دعا کرائی اور اجتماع کی کاروائی ختم ہوئی۔

تینوں روز شعبہ ورزشی مقابلہ جات کے تحت انصار کے مختلف مقابلہ جات اور دلچسپ کھیلیں ہوئیں جس میں باہر سے آنے والے انصار اور ٹیموں نے بھی ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ جملہ مہمانان کے قیام وطعام کا انتظام گیسٹ ہاؤسز نزد جامعۃ المبشرین میں کیا گیا تھا۔ اور وہیں لنگر خانہ میں تیاری طعام و تقسیم طعام کا انتظام تھا جبکہ نئی تعمیر ہونے والی مسجد دارالانوار میں نماز تہجد اور باقی فرض نمازیں ادا کی گئیں اور درس کا انتظام رہا۔ جملہ شعبہ جات کے منتظمین و معاونین نے دن رات خوش اسلوبی سے ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ شعبہ رجسٹریشن کے مطابق امسال 17 صوبوں کے آٹھ صد انصار نے اجتماع میں شرکت کی اجتماع کے افتتاح و اختتام کی خبریں ملکی اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا نے شائع کیں۔

(قریشی محمد فضل اللہ منتظم شعبہ رپورٹنگ)

خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے پہلے اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت کے موقعہ پر
حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام

بِسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

میرے پیارے انصار بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ آپ اپنا 31 واں سالانہ اجتماع منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور سب شامل ہونے والوں کو ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے اور ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

اس موقعہ پر میں آپ کو چند باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

آپ سب خدا تعالیٰ کے فضل سے اُس مقدس بستی میں جمع ہو رہے ہیں جو خدا تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بستی ہے۔ حضور علیہ السلام کی قوت قدسیہ کی بدولت قادیان میں قدوسیوں کا وہ گروہ پیدا ہوا جن کے روحانی وجود اور تقویٰ سے پُر اعمال کل عالم کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ بنے۔ اس بستی کی طرف لوگوں کا رجوع کسی دنیوی منفعت کی خاطر نہیں ہوا بلکہ خدا والوں کی پاکیزہ جماعت میں شامل ہونے کیلئے یہ بستی مرجع خاص و عام بنی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نیکی کے ان طالبوں کو اپنے پاک نمونہ کے ذریعہ ایک ایسا گُر سکھایا جس نے انکی زندگیوں میں عظیم انقلاب برپا کر دیا اور وہ گُر تھا تقویٰ۔ اور یہ تقویٰ ہی ہے جس کا لباس آپ کو اپنی روحانی زندگی اور اس کی بقا کیلئے اور دین و دنیا کی ہر خیر و برکت اور بھلائی کیلئے پہننا ضروری ہے جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے اس شعر میں فرماتے ہیں ؎

ہر اِک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

پھر آپؑ اپنی کتاب ''کشتی نوح'' میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا'' (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11)

چنانچہ بہت سے سعید فطرت لوگوں نے اس راز کو سمجھا اور ان پر تقویٰ کا ایسا رنگ چڑھا کہ وہ سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجود کی عملی تصویر بن گئے۔ آپ بھی اگر آج تقویٰ کے یہی معیار حاصل کرنے کی کوشش میں لگ جائیں تو آپ اس بستی کا حق ادا کرنے والے بن جائیں گے۔ کیونکہ آج بھی ساری دنیا کے لوگ اگر اس بستی کا رُخ کرتے ہیں تو وہ اپنے نیکیوں کے معیار بلند کرنے کی غرض سے ہی ایسا کرتے ہیں۔ پس آپ کو چاہیے کہ آپ ان لوگوں کیلئے نیک نمونہ بنتے ہوئے تقویٰ پر قائم ہو جائیں۔ اگر آپ کی انفرادی زندگی بھی تقویٰ پر قائم ہو جائے اور اجتماعی زندگی بھی تقویٰ کی حسین تعلیم سے مزّین ہو جائے تو پھر ہی آپ اللہ کی نظر میں اس بستی میں رہنے کا حق ادا کرنے والے ٹھہریں گے۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق دے۔

پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ یہی وہ بستی ہے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشینی میں خلافت کے بابرکت سلسلہ کا آغاز ہوا اور اس طرح ایک تاریخی سعادت اس بستی کو نصیب ہوئی۔ پس اب آپ لوگوں کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم انعام کی قدر کریں اور اس پر خدا کا شکر ادا کریں۔ خلیفہ وقت اور نظام جماعت کے ساتھ محبت اور اطاعت کا نہ ٹوٹنے والا رشتہ استوار کریں اور یہی بات آپ کا طرۂ امتیاز ہونی چاہئے۔ اللہ کرے کہ آپ نیکی، تقویٰ، اخلاص اور اطاعت کا وہ عظیم الشان نمونہ بن جائیں کہ باہر سے آنے والے لوگ آپ کے وجودوں سے ایمانی تقویت پائیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ تقویٰ پر قائم رہے، اگر آپ کا خلیفہ وقت سے عشق و وفا کا تعلق رہا اور نظام جماعت اور خلافت احمدیہ سے اطاعت اور احترام آپ کے دلوں میں موجزن رہا تو آپ اللہ تعالیٰ کے ان دائمی انعامات کے ہمیشہ حقدار بنے رہیں گے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے مومن بندوں سے فرمایا ہے۔ اس کی برکت سے آپ کے دین و دنیا بھی سنوریں گے اور آپ کو تمکنت بھی نصیب ہوگی اور اسی کی برکت سے آپ کے خوفوں کو خدا ہمیشہ امن میں بدلتا رہے گا۔ مگر عبادت اور اعمال صالحہ شرط ہیں۔ ان کو پیش نظر رکھیں اور خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کیلئے ہمیشہ مستعد رہیں تو کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ اور دنیا و آخرت کی ترقیات سے آپ کو سرفراز کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ حقیقی رنگ میں اس مقدس بستی کا حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

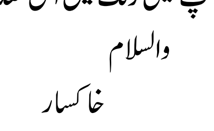

خلیفۃ المسیح الخامس

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

بقیہ دورہ رپورٹ حضور انور از صفحہ نمبر 16

گزار بندے بننا اور نیک اعمال بجالانا ہیں۔ انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں تمہارے پیدا کرنے سے خدا کا مقصد اس کی عبادت ہے اور یہ کہ تم اللہ کے بن جاؤ اور دنیا مقصود بالذات نہ ہو۔ اپنے تمام کاموں کو دیکھو کہ ان میں خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ انسان کی پیدائش کی غرض اللہ کا قرب اور عرفان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں عبادت رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہوں پر اس کا ذکر کیا ہے۔ جب اللہ کی تخلیق پر ایک عابد بندہ فکر کرتا ہے تو مزید خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے آگے پیچھے آنے میں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے بھی اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہوئے اپنی تحقیق میں قرآن کریم کی آیت سے رہنمائی حاصل کی۔ پڑھنے والے نوجوان خدا تعالیٰ سے مدد مانگیں تو زیادہ فہم اور ادراک حاصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ ہماری آیتوں پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جو سجدہ کرتے ہوئے زمین پر گر جاتے ہیں۔ جتنا ایک مومن قرآن کریم کی تعلیم، خدائی تخلیق، کائنات پر غور کرتا ہے تو وہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے اسی کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے۔ عبادت کی ضرورت ہے۔ عبادت میں سب سے اوّل نماز ہے۔ انسان ہر قسم کی ملونی اور شرک سے پاک ہوجائے۔ بہت توبہ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرے۔ یہی نماز کا خلاصہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا جو خدا کے ہوتے ہیں خدا ان کا ہوتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو نصرت عطا کرتا ہے۔ آج خدا تعالیٰ نے اپنے عبادت گزار بندوں سے خلافت کی نعمت کا وعدہ کیا ہے۔ خلافت سے وہی لوگ فیض پائیں گے جو حقیقی عبادت گزار بندے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ عبادت گزاروں کے لئے، خلافت کے ذریعہ تمکنت دین کے سامان کرتا چلا جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا 27 مئی کو خلافت جوبلی کے حوالہ سے سب جگہ جماعتوں نے پروگرام بنائے جو خلافت احمدیہ سے محبت کی علامت تھے بلکہ خلافت سے محبت کی ایک چنگاری تھی۔ اس چنگاری کو شعلوں میں بدلنے کی کوشش کریں۔ پھر ان شعلوں کو آسمان تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہی طریقہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ ہر ایک اپنے خدا سے اپنے سجدوں میں یہ عہد کرے کہ ہم اس عہد کو ہمیشہ نبھائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کا یہ جلسہ بھی ہر ایک کو عبادت کی طرف توجہ دلانے والا ثابت ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے بعد سوا تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد تین بجکر چالیس منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ سے احمدیہ پیس ولیج کے لئے روانہ ہوئے اور سوا چار بجے پیس ولیج پہنچے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ ساری دنیا میں براہ راست نشر کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں کینیڈا کی تمام جماعتوں سے احباب جماعت ہزار ہا میل کے بڑے لمبے سفر طے کرکے صد سالہ خلافت جوبلی کے اس تاریخ ساز جلسہ میں شمولیت کے لئے پہنچے ہیں۔ وہاں امریکہ سے بھی احباب بڑی تعداد میں جلسہ میں شمولیت کے لئے پہنچے ہیں اور بڑے لمبے فاصلے طے کرکے آئے ہیں۔

نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی کے بعد جلسہ سالانہ کینیڈا کے اجلاس اوّل کی کارروائی جاری رہی۔

بعد سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پیس ولیج کی سیر

سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور "Peace Village" کی بشیر سٹریٹ پر پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ پیس ولیج کی دوسری گلیوں اور راستوں کی طرح بشیر سٹریٹ کے مکینوں نے بھی اپنے اپنے گھروں کو رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا ہوا ہے۔ ہر گھر ایک دوسرے سے بڑھ کر خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ حضور انور کو دیکھتے ہی مرد، عورتیں اور بچے بھی اپنے گھروں سے باہر آگئے، ہر ایک خوشی ومسرت سے معمور تھا۔ ہر طرف سے اھلاً وسھلاً ومرحبا اور السلام علیکم حضور! کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں اور ہر گھر کے سامنے کھڑی فیملیز اپنے کیمروں سے حضور انور کی تصاویر بنا رہی تھیں۔ آج جس طرح ان کے گھر روشن تھے ان کے دل بھی روشن تھے۔ اپنے محبوب آقا کو اپنے درمیان، اپنے گلی کوچوں میں چلتا ہوا دیکھ کر ان لوگوں کے نصیب جاگ اٹھے تھے۔

پندرہ منٹ کی اس سیر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

احمدیہ پیس ولیج کا سارا ماحول ہی بڑا روح پرور ہے۔ یہ ایام بہت ہی مبارک اور برکتوں اور اللہ کے فضلوں کے حصول کے دن ہیں۔ اس امن کی بستی کا ہر مکین ہر مرد، عورت، بچے، بوڑھا ان برکتوں سے فیضیاب ہو رہا ہے۔ پیاسوں کی پیاس بجھ رہی ہے۔ آنکھیں پیارے آقا کے دیدار سے سیراب ہو رہی ہیں۔ دل تسکین پا رہے ہیں اور ایمان بڑھ رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب بھی اپنی رہائش گاہ سے اپنے دفتر یا نمازوں کی ادائیگی کے لئے یا کسی پروگرام کے لئے باہر جانے کے لئے تشریف لاتے ہیں یا واپس آتے ہیں تو ہر اس راستہ پر جہاں سے حضور انور نے گزرنا ہوتا ہے۔ خواتین اور بچیوں اور بچوں کا ایک ہجوم جمع ہوتا ہے۔ حضور انور کے مبارک چہرہ پر نظر پڑتے ہی ان کے ہاتھ بلند ہو جاتے ہیں۔ "حضور! السلام علیکم" کی آوازوں کا ایک تلاطم برپا ہو جاتا ہے۔ ایک ایک قدم پر سینکڑوں کیمرے چل رہے ہوتے ہیں اور ان چند گھڑیوں میں ہی ہزاروں تصاویر بن جاتی ہیں۔ جوان مکینوں کے لئے اور ان کی آئندہ نسلوں کے لئے ایک انمول خزانہ ہیں۔ ان کے گھروں کی بھی زینت ہیں اور دلوں کی بھی زینت ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ یہ لوگ اپنے گھروں کو بھول گئے ہیں اور سارا سارا دن ان راہوں پر کھڑے گزار دیتے ہیں جہاں سے کسی وقت بھی ان کے دل وجان سے پیارے آقا اور ان کے محبوب امام کا گزر ہونا ہے۔

اللہ یہ سعادتیں ان کے لئے مبارک کرے اور انہیں دائمی برکتوں کا موجب بنادے۔ آمین

28/جون 2008ء بروز ہفتہ:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین کے جلسہ میں خطاب تھا۔ حضور انور جلسہ گاہ (انٹرنیشنل سنٹر) جانے کے لئے ساڑھے گیارہ بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے تو ایک عمر رسیدہ خاتون وھیل چیئر پر حضور انور سے ملنے کے لئے منتظر تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس خاتون سے حال پوچھا اور شرف زیارت عطا فرمایا۔

بعد ازاں جلسہ گاہ کے لئے روانگی ہوئی۔ گیارہ بجکر پچپن منٹ پر حضور انور کی لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف آوری ہوئی۔ خواتین نے نعرے بلند کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ امۃ الحفیظ حنا صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرمہ نعمانہ مسرت صاحبہ نے پیش کیا۔ بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام "ہمیں اس یار سے تقویٰ عطا ہے"۔ مکرمہ حنا حمید صاحبہ نے پیش کیا۔

مسجد کی تعمیر کے لئے لجنہ کا عطیہ

اس کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی طرف سے ایک مسجد کی تعمیر کے لئے ایک ملین ڈالرز کا ہدیہ پیش کرتے ہوئے اپنے ایڈریس میں کہا۔

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کا ایڈریس

آج ہم اپنی خوش بختی پر نازاں ہیں۔ ہمارے سر خدا کے حضور سجدہ ریز ہیں اور ہماری زبانیں حمد اور شکر اللہ کے گیت گاتی ہیں کہ صد سالہ خلافت جوبلی کے مبارک اور تاریخ ساز سال میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہم میں رونق افروز ہوئے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔

عاجزہ نہایت ہی ادب اور محبت کے صادق جذبوں کے ساتھ حضور انور کی خدمت اقدس میں ممبرات لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی جانب سے صد سالہ خلافت جوبلی کی مبارک صد مبارک پیش کرتی ہے۔

سیدی! ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ کی یہ دلی خواہش تھی کہ ہم صد سالہ خلافت جوبلی کے بابرکت موقع پر خدا کے حضور شکرانے کے طور پر اللہ کی عبادت کے لئے ایک گھر، مسجد تعمیر کروائیں اور ہماری یہ خوش نصیبی ہے کہ حضور انور نے اسے ازراہ شفقت قبول فرمایا ہے۔

پیارے آقا! عاجزہ تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی طرف سے آپ کی خدمت اقدس میں ایک ملین ڈالرز کا ہدیہ تبریک پیش کرتی ہے۔ حضور انور از راہ شفقت اسے قبول فرمائیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل خاص سے بہنوں کی اس حقیر قربانی کو قبول فرمائے۔ انہیں ایمان کی حلاوت نصیب کرے اور ان کے اخلاص و وفا کو بڑھاتا چلا جائے اور ان کے اموال و اولاد میں برکت دے۔ آمین۔

اللہ ہمیشہ حضور کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی رکھے۔ آمین

صدر صاحبہ لجنہ کینیڈا نے یہ ایڈریس پیش کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک ملین ڈالر کا چیک پیش کیا۔ جس پر حضور انور نے فرمایا جزاکم اللہ تعالیٰ۔ نیز فرمایا یہ مسجد کہاں بنے گی جائزہ لینے کے بعد فیصلہ ہوگا۔ حضور انور نے صدر لجنہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اگر ایک ملین سے زیادہ خرچ ہوگا تو کیا آپ دیں گے؟ جس پر صدر صاحبہ لجنہ نے کہا جی ہم دیں گے۔

تقریب تقسیم ایوارڈ

اس کے بعد تقریب تقسیم ایوارڈ ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں اور غیر معمولی کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو سندات عطا فرمائیں جبکہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے ان طالبات کو گولڈ میڈلز پہنائے۔ درج ذیل طالبات نے ایوارڈز حاصل کئے۔

جونیئر ہائی سکول: مہ پارہ ونیس، ماریہ اقبال، ارم زیدی، رمیزہ احمد، سدرہ حق، صبیحہ احمد، عطیۃ الکریم پراچہ، عنبر Purewal، رمیزہ شیخ، قرۃ العین، Nazurah Khokhar، ملیحہ جاوید، نورین خان، نتاشہ کھوکھر، طاہرہ ملک۔

ہائی سکول گریجویشن: سعدیہ احمد، مدیحہ نسیم، فرحت امتیاز، نصرت مہوش جاوید، سارہ احمد، امۃ الشافی جاوید، مبارکہ باجوہ، حنا کاشف، میمونہ سرور، ملیحہ قریشی، دانیہ احمد۔ **کالج:** ناہیدا قبال، شہلا حمید مرزا۔

انڈر گریجویٹس (Undergarduate):

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M)98147-58900
E-mail:jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

عائشہ بشیر چوہدری، آمنہ احمد بنت میاں منور احمد صاحب، آمنہ احمد بنت نبی احمد چٹھہ صاحب، فریحہ حمید، حنا کوثر احمد، Hira منیر، سدرہ عابد، سونیا چیمہ۔

گریجوایٹ ایوارڈز: صادقہ حفصہ، عائشہ باسط۔

پروفیشنل: عائشہ امتیاز، مدیحہ چوہدری، رابعہ امتیاز

تقریب تقسیم ایوارڈ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خواتین سے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا لجنہ سے خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ آیت نمبر 112 کی تلاوت فرمائی۔

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السّٰٓئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (التوبة:112)

توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، خدا کی راہ میں سفر کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بُری باتوں سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے سب سچے مومن ہیں اور تو مومنوں کو بشارت دے دے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ ہے اس آیت کا ترجمہ جو مَیں نے تلاوت کی ہے۔ آج دو سال کے بعد پھر مجھے آپ سے براہ راست مخاطب ہونے کا موقعہ مل رہا ہے۔ مَیں نے امریکہ کے جلسے میں بھی یہ بات خواتین کے خطاب میں کہی تھی کہ عورتوں کی اہمیت کے پیش نظر باوجود اس کے کہ مردوں سے اب آواز اور ٹی وی پر تصویر کے ذریعہ خواتین کو آسانی سے مخاطب کیا جاسکتا ہے ایک علیحدہ تقریر یہاں رکھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ پھر بھی خواتین کی اہمیت کے پیش نظر خلیفہ وقت کی ایک علیحدہ تقریر خواتین میں رکھی جاتی ہے لیکن اس علیحدہ تقریر کا فائدہ تبھی ہوگا یا ہوسکے گا جب آپ میں سے اکثریت اس سے فائدہ اٹھانے والی ہو۔ اور فائدہ اٹھانا کیا ہے؟ ہمیشہ یاد رکھیں کہ کسی وقتی فائدے اور جوش سے اگر آپ متاثر ہوگئیں تو یہ کوئی چیز نہیں۔ عارضی طور پر آپ کی طبیعتوں میں بعض فقرات نے یا بعض باتوں نے جذباتی کیفیت پیدا کردی ہے تو یہ کوئی چیز نہیں۔ اس کا فائدہ تبھی ہے جب آپ مصمم ارادہ کرلیں۔ پکا ارادہ کرلیں اور اپنے آپ سے یہ عہد کرلیں کہ ہم نے اپنی زندگی اس نہج پر چلانے کی کوشش کرنی ہے جس پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہمیں چلانا چاہتے ہیں اور جس کی طرف آج ہمیں خلافت کی وجہ سے راہنمائی ملتی ہے۔ اس راہنمائی کو اپنی زندگی پر لاگو کرنا، اپنے بچوں کے دماغوں میں بٹھانا ہے ورنہ نہ ہی یہ تقریر فائدہ دے سکتی ہے اور نہ ہی کبھی تقریروں یا خطبات نے فائدہ دیا ہے۔ ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے ایک کوشش کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے کوشش کے ساتھ مدد مانگنے کی ضرورت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو تو نصائح کا اثر ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا پس سب سے پہلی بات اللہ کے لئے خالص ہوکر اس کے فضلوں کی تلاش ہے ورنہ اب ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا میں کسی بھی جگہ کے خطبات آپ تک پہنچ جاتے ہیں۔ کینیڈا سے بھی مَیں سینکڑوں خط وصول کرتا ہوں۔ ان میں ذکر ہوتا ہے کہ فلاں جلسے کی کارروائی سنی اور فلاں خطبہ سنا یا فلاں پروگرام دیکھا تو دل پر اس کا بڑا اثر ہوا تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر کہ خلیفہ وقت کی باتیں دلوں پر اثر کرتی ہیں۔ لوگ سنتے ہیں اور نیک طبائع پر ان کا اثر ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر تو نہ ہی سادہ الفاظ میں کہی گئی باتیں اثر کرتی ہیں، نہ علمی رنگ میں کہی گئی باتیں اثر کرتی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو آنحضرت ﷺ کو فرمایا کہ اے نبی تیری خواہش دنیا کو ہدایت نہیں دے سکتی بلکہ مَیں جسے چاہتا ہوں ہدایت دیتا ہوں۔ پس اس کے بعد تو کسی قسم کی گنجائش نہیں رہتی کہ کسی بھی ہدایت کی بات یا نیک بات کا اثر کسی کہنے والی کی لیاقت پر موقوف ہو یا کسی سننے والے کی قابلیت پر منحصر ہو۔ ایک نیکی کی بات جو بڑے بڑے قابل اور بظاہر علم رکھنے والوں کو سمجھ نہیں آتی لیکن وہی بات ایسے کم علم کو سمجھ آجاتی ہے جو خدا کا حقیقی خوف رکھنے والا ہو اور ہر لحہ اس کا فضل مانگنے والا ہو۔

حضور انور نے فرمایا پس ایک احمدی عورت، ایک احمدی لڑکی جو مستقبل کی احمدی نسل کی ذمہ دار ہے اس کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ہر نیکی کی بات سن کر اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی کوشش کرے۔ اس کے فضل کو حاصل کرنے کی کوشش کرے اور اس کے لئے سب سے اہم نسخہ جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے اس کے آگے جھکنا، اس کی عبادت کرنا، اس سے دعائیں مانگنا ہے۔ پس ان دنوں میں جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور جمعہ میں بھی اس طرف توجہ دلائی تھی، عبادت کی طرف، کہ عبادت پر زور دیں اور دعاؤں پر زور دیں یہ دو دن جو بقایا رہ گئے ہیں بلکہ ڈیڑھ دن، اس طرف توجہ دیں بجائے ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے دعاؤں پر زور دیں۔ جس نیکی کی بات کو سنیں اس کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔

حضور انور نے فرمایا میرے علاوہ بھی یہاں بہت ساری تقریریں ہوئی ہیں اور ہوں گی ان میں سے کئی علمی نکات مل جاتے ہیں، کئی تربیتی باتیں مل جاتی ہیں ان کو سمجھیں اور پھر اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ یہ وہ حقیقی ہتھیار ہے اگر آپ اس کو اختیار کرلیں اور سمجھ جائیں تو آپ کے اندر وہ حقیقی انقلاب لانے کا ذریعہ بنے گا جس کے لئے عورتوں کا علیحدہ جلسہ بھی کیا جاتا ہے اور خاص طور پر اس جلسہ میں خلیفہ وقت کی تقریر کا پروگرام بھی رکھا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے بظاہر مضمون کے لحاظ سے تسلسل چل رہا ہے۔ یہ مردوں سے مخاطب ہے لیکن اس آیت کا مضمون ایسا ہے جو عورتوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ بعض مضامین میں مومنین کے لفظ کے ساتھ دونوں کو مخاطب کردیتا ہے اس میں مومنوں کی بعض خصوصیات کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلی خصوصیت یہ ہے کہ توبہ کرنے والے ہوں یا توبہ کرنے والی ہو۔ جب عورت کے حوالہ سے بات کی جائے۔ یہ حکم صرف مردوں کے لئے نہیں کہ وہ توبہ کریں، عورتوں کے لئے بھی اسی طرح توبہ کرنے کا حکم ہے۔ تو یہاں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ توبہ کرنے والوں کے لئے بشارت ہے تو وہ کیا ہے اور کس قسم کی توبہ ہونی چاہئے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ توبہ کے یہ معنی ہیں کہ انسان ایک بدی کو اس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ بعد اس کے اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا۔ اس میں چھوٹی برائیاں بھی ہیں اور بڑی برائیاں بھی ہیں۔ بعض بدعات بھی ہیں جو عورتوں میں رسم و رواج پا جاتی ہیں تو ہر ایک کو چھوڑنا جو بھی دین سے دور لے جانے والی ہو یا دین کی تعلیم کے خلاف ہو، وہ بدی ہے اور اس کا چھوڑنا ہر ایک پر فرض ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ معیار ہے توبہ کا۔ ایک مصمم اور پکا ارادہ کرے کہ برائیوں اور تمام ایسی باتوں کی طرف ہم نے مائل نہیں ہونا جن کے نہ کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ جب یہ سوچ ایک مومن کی ہوجاتی ہے ایک مومنہ عورت کی ہوجاتی ہے تو پھر اس کے لئے حکم ہے کہ کیونکہ توبہ پر قائم رہنا بھی خدا کے فضل پر موقوف ہے اس لئے اس کے فضل کو جذب کرنے کے لئے پھر عبادت کی ضرورت ہے اور جو اس کی عبادت کرنے والے ہوں گے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے خدا تعالیٰ ایسے عبادت گزاروں کو بشارت دیتا ہے کہ وہ سچے مومن ہیں اور سچی مومنات ہیں اور عبادت کے جو طریق خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں ان میں سے سب سے اہم نماز ہے۔ اگر عورتوں میں نماز کی عادت ہو تو عموماً بچوں میں نماز کی عادت ہوتی ہے اور بچے نمازی نکلتے ہیں گویا ایسی عورتیں اور ایسی مائیں بچوں کو پروان چڑھا رہی ہوتی ہیں جو اپنے مقصد پیدائش کو سمجھنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات کا اس دنیا میں آنے کا سب سے بڑا مقصد یہ بیان فرمایا ہے جیسا کہ مَیں نے کل خطبہ میں بھی بیان کیا تھا کہ وہ عبادت کرنے والا ہو۔ پس جن ماؤں نے اپنی نسلوں میں اس حقیقی مقصد کی پہچان کروادی ہے وہ نہ صرف اپنی ذاتی طور پر دنیا اور آخرت سنوار نے والی ہیں بلکہ اپنی نسلوں کے مستقبل بھی سنوار رہی ہوتی ہیں۔ نہ صرف خود ان لوگوں میں شامل ہیں جنہیں خدا تعالیٰ بشارت عطا فرما رہا ہے بلکہ اپنی نسلوں کی بشارت کے سامان بھی پیدا کر رہی ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ یہ عبادتیں وقتی اور عارضی نہیں ہوتیں بلکہ ایسے دلوں میں خدا تعالیٰ کی پہچان اور اس کی عبادت کے معیار پیدا ہوجاتے ہیں۔ اعلیٰ سے اعلیٰ معیاروں کی تلاش شروع ہوجاتی ہے۔ تنگی اور آسائش ہر حالت میں وہ خدا تعالیٰ کی حمد کرنے والی ہوتی ہیں۔ ہر انعام جو انہیں ملتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل پر اسے محمول کرتی ہیں نہ کہ اپنی کسی قابلیت پر۔ یہ حمد اور زیادہ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف جھکاتی ہے۔ وہ اس کی شکر گزار بندی بنتی ہیں۔ اگر کسی وجہ سے نامساعد حالات ہوجائیں، کوئی تکلیف دہ اور پریشانی والے حالات ہوجائیں، پریشانیوں کا دور لمبا چل جائے تب بھی وہ خدا تعالیٰ سے شکوہ نہیں کرتیں، عبادتوں سے غافل نہیں ہوتیں بلکہ دعاؤں اور صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتی رہتی ہیں۔ اپنے بچوں کو بھی اپنی پریشانی کے حالات میں خدا تعالیٰ کی حمد کرنے سے غافل نہیں ہونے دیتیں۔ بعض اوقات بعض عورتیں پریشانی کی وجہ سے بڑے مایوس کن حالات میں مجھے خط لکھ دیتی ہیں۔ تو مومن عورت کی یہ شان نہیں ہے۔ حقیقی مومنین کو اللہ تعالیٰ صبر اور برداشت کی طاقت عطا فرماتا ہے اور پھر حالات بہتر فرما دیتا ہے بشرطیکہ خدا تعالیٰ کا دامن کسی بھی حالت میں نہ چھوڑیں۔

پھر اللہ تعالیٰ اس آیت میں مومنوں کی ایک یہ نشانی بتاتا ہے کہ وہ خدا کی راہ میں سفر کرنے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ میں سے اکثریت جو یہاں آئی ہے وہ، وہ لوگ ہیں جو اسائلم لے کر یہاں آئے ہیں اب یہاں آکر دنیا کما کر دنیاوی لحاظ سے بہتر ہوئے ہیں۔ مرد بھی کام کر رہے ہیں اور عورتیں بھی بعض جگہ کام کر رہی ہیں لیکن اگر آپ سوچیں تو آپ کے دل یہ گواہی دیں گے کہ اپنے ملک سے باہر نکلنا گو آپ کے لئے دنیاوی فائدے کا موجب بنا ہے لیکن باہر نکلنے کی وجہ دین تھی۔ آپ کے احمدی ہونے کی وجہ سے پاکستان میں حالات آپ پر تنگ ہوئے تو آپ نے ملک سے نکلنے کا سوچا اور پھر یہاں آکر بہت سوں کو اسائلم ملنا شروع ہوا۔ اس لئے کہ یہاں کی حکومت نے آپ کے لئے ہمدردی کے جذبات رکھتے ہوئے آپ کو یہاں رہنے کی اجازت دی۔ بہت سے ایسے ہیں جو حکومت پر بوجھ ہیں یا کسی بھی دنیاوی لحاظ سے اس ملک کے لئے فائدہ مند نہیں لیکن پھر بھی آپ کو یہاں رہنے کی اجازت ہے تو آپ کا یہاں آنا صرف اس لئے ہے اور حکومت نے آپ کو یہاں کی نیشنلیٹی یعنی شہریت صرف اس لئے دی ہے کہ بحیثیت فرد جماعت آپ اپنے ملک میں مظلوم ہیں۔ بعض کے بچوں اور خاوندوں کو ذہنی اور جسمانی اذیتیں دی گئیں۔ بس اس لحاظ سے آپ کا سفر خدا کی خاطر ہے۔ آپ کی ہجرت اس لئے ہے کہ آپ پر یا آپ کے خاوندوں یا بچوں پر زمانے کے امام کو ماننے کی وجہ سے سختیاں کی گئیں۔ پس اس بات کی آپ خود بھی جگالی کرتی رہیں اور اپنے بچوں کو بھی بتاتی رہیں کہ اس ملک میں آکر جو تمہیں اپنی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ مل رہا ہے بہت ساری سہولتوں سے تم استفادہ کررہے ہو یہ اس لئے ہے کہ بحیثیت احمدی تمہیں اپنے ملک پاکستان میں محروم رکھے جانے کی کوشش کی گئی تھی۔ اگر پاکستان میں مخالف حالات نہ ہوتے تو بہت سے احمدی جو شروع میں یہاں آئے، شاید باہر آنے کا سوچتے بھی نہ اور بہت سوں کو جن کے پاس کوئی پیشہ وارانہ مہارت نہیں ہے کوئی زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہیں، کسی پروفیشن میں اچھے نہیں ہیں یا کوئی اور وجہ نہیں جس سے امیگریشن ان کو مل سکے، حکومت پھر ان کو یہاں رہنے کی اجازت نہ دیتی۔ پس یہ بہتر حالات کا انعام جو آپ پر ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں ہجرت کرنے اور سفر کرنے کی وجہ سے دیا۔ اگر یہ سوچ آپ بھی رکھیں گی اور اپنے بچوں میں بھی اس خیال کو پیدا کریں گی کہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کی وجہ سے ہمیں خدا تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے ہمیں ذہنی سکون بھی عطا فرمایا اور مالی کشائش بھی عطا فرمائی۔ اس شکر گزاری کے طور پر ہم اس کی حمد کرنے والی ہمیشہ بنی رہیں گی اور نظام جماعت کے ساتھ بھی پختہ تعلق رکھیں گی اپنی نسلوں میں بھی اس روح کو پیدا کریں گی کہ جماعت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کئے ہیں اس لئے جماعت سے کبھی بے وفائی نہ کرنا۔ تو یقیناً آپ کا اس ملک میں آنا خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بن جائے گا۔ جس کا فیض آپ کی نسلیں بھی اٹھاتی چلی جائیں گی۔

حضور انور نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رکوع کرنے والے اور سجدہ کرنے والے حقیقی مومن ہیں اس بارے میں جیسا کہ مَیں نے کہا کل خطبہ میں بیان کرچکا ہوں پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مومنین کی خوبی یہ ہے کہ نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بری باتوں سے روکنے والے۔ بس یہ پھر آپ کی ایک ذمہ داری بن گئی بلکہ بحیثیت عورت آپ کی دوہری ذمہ داری بن گئی کہ ایک تو یہ کہ اپنی نسل کی تربیت کرنی ہے دوسرے ان کو نیکیوں کے بارہ میں بتانا ہے برائی کے بارہ میں بتانا ہے۔ ان کو یہ بتانا ہے کہ اچھا کیا ہے اور برا کیا ہے، نیکی کیا ہے اور بدی کیا ہے خدا تعالیٰ کی طرف جانے کے راستے کیا ہیں اور شیطان کی گود میں پڑنے سے بچنے کے طریقے کیا ہیں؟ دوسری بات یہ کہ آپ نے اپنے ماحول میں بھی نیکیوں کو پھیلانا ہے۔ اچھی باتیں اپنے بچوں کو سکھائیں گی

تو جہاں اپنے بچوں کو اپنی ذات کے لئے کارآمد وجود بنا رہی ہوں گی۔ اپنے خاندان کے لئے نیک نامی کا باعث بنا رہی ہوں گی، جماعت کے لئے انہیں مفید وجود بنا رہی ہوں گی ایک اچھا شہری بناتے ہوئے ملک وقوم کا وفادار بنا رہی ہوں گی وہاں خداتعالیٰ کے فضلوں کا وارث بھی بنا رہی ہوں گی۔ ماؤں کو تو ان بچوں کی تربیت کا اہم فریضہ اللہ اور اس کے رسول نے سونپا ہوا ہے۔ ایک مومنہ عورت کا بہت زیادہ فرض بنتا ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت کی طرف بہت زیادہ توجہ دے۔ یہ ایک انتہائی اہم فریضہ ہے جو ایک احمدی ماں کو سرانجام دینا ہے۔ عورت کو اپنے خاوند کے گھر کا نگران بنایا گیا ہے۔ بچوں اور بچیوں کی تربیت کرنا اس لحاظ سے ماں کا فرض ہے۔ اچھی تربیت بچوں کو جنت کا اہل بنا دیتی ہے اور اگر اچھی تربیت نہ کی جائے تو وہی بچے برائیوں میں ملوث ہو کر اپنے آپ کو اس دنیا میں بھی جہنم میں جھونک رہے ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد پھر اللہ بہتر جانتا ہے ان کے ساتھ کیا سلوک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ بدیوں کے پھر بدنتائج نکلتے ہیں۔ یہاں اس ماحول میں بچوں کو اگر شروع ہی سے برے بھلے کی تربیت نہ دی جائے تو بڑے ہو کر بچے پھر بات نہیں سمجھ سکتے۔

مَیں نے امریکہ میں بھی ایک مثال دی تھی اور یہ بڑی اہم بات ہے خاص طور پر بچیوں کی تربیت کے لئے وہاں کے ایک عہدیدار نے مجھے کہا کہ آپ پردے پر بڑا زور دیتے ہیں۔ مغربی معاشرے میں ہم کس طرح اسے لاگو کر سکتے ہیں۔ بعض بچیاں بات نہیں مانتیں۔ تو پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ مَیں نہیں کہتا۔ قرآن کریم کا یہ حکم ہے اللہ کا یہ حکم ہے تو اگر اس حکم کو نہیں مان رہیں یا اس پر اچھی طرح عمل نہیں ہو رہا تو وہ میری نافرمانی نہیں کر رہیں بلکہ خداتعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کر رہی ہیں۔ دوسرے یہ کہ مَیں نے انہیں کہا تھا کہ مغربی ماحول یا سکول اور اس قسم کے الفاظ کا نعرہ جو تم لوگ لگاتے ہو کہ ان کے ہوتے ہوئے کس طرح ہم یہ دینی حکم لاگو کریں، دینی شعار کو لاگو کریں تو یاد رکھیں کہ خدا جو غیب کا علم رکھنے والا ہے اسے آج کے حالات بھی پتہ تھے اور آج سے ایک ہزار سال کے بعد کے حالات بھی پتہ ہیں کہ کیا ہونے ہیں بلکہ قیامت تک اور اس کے بعد بھی جو انسان کے ساتھ ہونا ہے سب اس عالم الغیب خدا کے علم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ اپنی اولاد کو ہلاک نہ کرو، وہ اس لئے فرمایا کہ بعض لوگ اپنے فرائض بھول جائیں گے اس زمانہ میں ان کو بھی یاددہانی ہوتی رہے۔ اپنی خواہشات کی پیروی کی طرف زیادہ نظر ہوگی۔ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی بجائے ترجیحات الٹ ہو جائیں گی۔ جس فیشن کو وہ وقت کی ضرورت سمجھتے ہیں یا اس کو وقت کی ضرورت سمجھتے ہوئے ایسی بچیاں اختیار کریں گی اور ایسی عورتیں اور کمزوری دکھائیں گی وہی ان کے لئے اور ان کی اولادوں کے لئے ہلاکت کا باعث بن جائے گی۔ جو مائیں بچپن سے ہی اپنے بچوں کے لباس کا خیال نہیں رکھیں گی وہ بڑے ہو کر بھی ان کو سنبھال نہیں سکیں گی۔ بعض بچیوں کی اٹھان ایسی ہوتی ہے کہ دس گیارہ سال کی عمر کی بچی بھی چودہ پندرہ سال کی لگ رہی ہوتی ہے ان کو اگر حیا اور لباس کا تقدس نہیں سکھائیں گی تو بڑے ہو کر بھی پھر ان میں کبھی تقدس پیدا نہیں ہوگا بلکہ بچی چاہے بڑی نہ بھی نظر آ رہی ہو، چھوٹی عمر سے ہی اگر بچیوں میں حیا کا یہ مادہ پیدا نہیں کریں گی اور اس طرح نہیں سمجھائیں گی کہ دیکھو تم احمدی ہو، تم یہاں کے لوگوں کے ننگے لباس کی طرف نہ جاؤ۔ تم نے دنیا کی راہنمائی کرنی ہے۔ تم نے اس تعلیم پر عمل کرنا ہے جو خداتعالیٰ نے ہمیں بتائی ہے اس لئے تنگ جینز اور اس کے اوپر چھوٹے بلاؤز جو ہیں ایک احمدی بچی کو زیب نہیں دیتے۔ تو آہستہ آہستہ بچپن سے ذہنوں میں ڈالی ہوئی بات اثر کرتی جائے گی اور بلوغت کو پہنچ کر حجاب یا سکارف اور لمبا کوٹ پہننے کی طرف خود بخود توجہ پیدا ہو جائے گی ورنہ پھر ان کی یہی حالت ہوگی جس طرح بعض بچیوں کی ہوتی ہے۔ مجھے شکایتیں ملتی رہتی ہیں دنیا سے اور یہاں سے بھی کہ مسجد میں آتے ہوئے، جماعتی فنکشن پر آتے ہوئے تو سر ڈھکا ہوا ہوتا ہے اور بہت اچھا لباس پہنا ہوا ہوتا ہے اور باہر پھرتے ہوئے سر پر دوپٹہ بھی نہیں ہوتا بلکہ دوپٹہ سر سے غائب ہوتا ہے سکارف کا تو سوال ہی نہیں۔

حضور انور نے فرمایا پس مائیں اگر اپنے عمل سے بھی اور نصائح سے بھی بچیوں کو توجہ دلاتی رہیں گی یہ احساس دلاتی رہیں گی کہ ہمارے لباس حیادار ہونے چاہئیں اور ہمارا ایک تقدس ہے تو بہت سی قباحتوں سے وہ خود بھی بچ جائیں گی اور ان کی بچیاں بھی بچ جائیں گی۔ اگر ہم اپنے جذبات کی چھوٹی چھوٹی قربانیوں کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ تو بڑی بڑی قربانیاں کس طرح دے سکتے ہیں۔ پھر اس طرح ماؤں نے لڑکوں کی تربیت بھی کرنی ہے۔ انہیں بھی اچھے اور برے کی پہچان سکھانی ہے۔ بعض بچے غلط قسم کی صحبت میں جا کر برباد ہو رہے ہیں اور ماں باپ ان کی حرکتوں پر پردہ ڈالتے ہیں بلکہ اگر کوئی ان تک ان نوجوانوں کی، ان کے بچوں کی شکایت کر دے تو برا مان جاتے ہیں حالانکہ وہ ان کے اپنے فائدہ کے لئے ہے ان کے بچے بگڑ رہے ہوتے ہیں بعد میں پھر روتے ہیں، خط لکھتے ہیں، دعا کے لئے کہتے ہیں۔

تو شروع سے ہی اپنے گھروں کی حالت کو دیکھنا ایک ماں کا کام ہے اور ایک احمدی ماں کی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے کیونکہ اگر تربیت اچھی نہیں کر رہیں تو نہیں جانتیں کہ یہ لاڈ نہیں ہے جو اس بچے کے ساتھ کیا جا رہا ہے بلکہ ایسی مائیں پھر قتل اولاد کی مرتکب ہو رہی ہوتی ہیں۔ پس مومن کی اللہ تعالیٰ نے جو یہ نشانی بتائی ہے کہ معروف کا حکم دیتے ہیں اور منکر سے روکتے ہیں وہ یہی معروف ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے احکامات رکھے ہیں نیک اعمال کے، ان کو اختیار کیا جائے اور وہ تمام باتیں منکر ہیں جن کے نہ کرنے کا خداتعالیٰ نے حکم دیا ہے اور ایک ماں اور ایک بیوی یہ عمل کر کے اگر وہ صحیح طرح تربیت کر رہی ہے تو اس امانت کا بھی حق ادا کر رہی ہوتی ہے جو اس کے سپرد ہے اور اپنی نسلوں کی حفاظت بھی کر رہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو کامل مومن ہیں اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔ پس یہ بچے صرف آپ کے بچے نہیں، یہ جماعت کی امانت ہیں۔ ان کی صحیح تربیت کرنا ان کو نیکیوں کی طرف توجہ دلانا، ان کو برائیوں کے بھیانک انجام بتا کر ان سے بچانا آپ کی ذمہ داری ہے۔ بعض ماؤں کو احساس ہی نہیں ہوتا کہ ماؤں کا عارضی لاڈ پیار جو ہے کس قدر بھیانک نتائج پر منتج ہوتا ہے۔ پھر بحیثیت احمدی اپنے ماحول میں بھی نیکی کو پھیلانے اور برائیوں کو روکنے کی ایک احمدی عورت کی ذمہ داری ہے۔ آپ کے اپنے کردار اور اعمال سے ماحول میں جماعت کا اثر قائم ہونا ہے اور ہوتا ہے۔ اس لئے ہر احمدی عورت کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہاں کے بہتر حالات اسے اس بات سے غافل نہ کر دیں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو کماحقہ ادا نہ کرے یا ادا کرنے کی کوشش نہ کرے۔ احمدیت کا پیغام پہنچانے کا فریضہ آپ اس وقت تک صحیح طور پر سرانجام نہیں دے سکیں گی جب تک آپ اپنے آپ کو بھی ان تمام نیکیوں کا عملی نمونہ نہیں بنائیں گی جو قرآن کریم نے بیان فرمائیں اور ان تمام برائیوں سے نہیں بچیں گی جن سے بچنے کا قرآن کریم نے حکم دیا ہے۔ جب تک آپ کے دل ہر قسم کے کینوں اور بغضوں سے ایک دوسرے کے لئے پاک نہیں ہوں گے۔ جب تک نظام جماعت کی اطاعت اور فرمانبرداری میں آپ آگے سے آگے قدم بڑھانے کی کوشش نہیں کریں گی اس وقت تک آپ اپنے فرائض ادا نہیں کر رہی ہوں گی اور یہی اس آخری حکم کا بھی مطلب ہے جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن وہ ہیں، یہ خوش قسمت وہ لوگ ہیں جن کے ایمان کو خداتعالیٰ پیار کی نظر سے دیکھتا ہے جو ان کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی حدود وہ ہیں جن میں نیکیاں پنپ رہی ہیں، جن میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کے معیار بلند ہو رہے ہیں۔ پس ان حدود کی حفاظت کرنا ہر مومن کے لئے ضروری ہے چاہے وہ عورت ہو یا مرد اور پھر ایسے لوگوں کی حفاظت خداتعالیٰ خود فرماتا ہے۔ پھر شیطان کے حملے سے ایسے لوگ محفوظ رہتے ہیں، ان کی نسلیں محفوظ رہتی ہیں۔ پھر دنیا کی دلچسپیاں انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حدود کیا ہیں۔ ایک حقیقی مومن جانتا ہے اور ایک حقیقی مومنہ جانتی ہے کہ وہ لائن کہاں سے شروع ہوتی ہے جہاں نیکیوں کے لبادہ میں شیطان کھڑا ہے۔ آدم اور حوا کو بھی شیطان نے نیکی کے دھوکہ ہی سے ورغلایا تھا۔ انہوں نے اگر غلطی کی تھی تو اس سوچ کے ساتھ کہ دائمی جنت کے وارث بنے رہیں۔ پس ہر عورت اور ہر ہوشمند بچی اس بات کا خیال رکھے کہ اس معاشرے میں تعلیم اور عقل اور روشن خیالی کے نام پر بہت سے شیطان ورغلانے کے لئے کھڑے ہیں۔ اگر ہر احمدی عورت اور لڑکی نے اپنی ذمہ داری کو نہ پہچانا، اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کے لئے ہر وقت تیار نہ رہی تو شیطان ان حدود میں داخل ہو کر ان کی دنیا و آخرت برباد کرنے کی کوشش کرے گا۔ پس شیطان سے بچنے کے لئے توبہ استغفار، نماز اور دوسرے نیک اعمال کو ایک کوشش سے بجالانے کی کوشش کریں تاکہ اللہ کی حدود پر آپ ہر وقت چوکس کھڑی رہیں۔ نہ ہی نیکی کے نام پر شیطان آپ کو کبھی ورغلا سکے، نہ ہی دنیاوی لذت اور چمک دکھا کر شیطان آپ کو اپنے مقصد پیدائش سے اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت سے غافل کر سکے۔ اللہ تعالیٰ اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مومنوں کو ہوشیار کرتے ہوئے یوں فرماتا ہے:

یَـاَیُّھَا الَّـذِیْنَ آمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّـقُوا اللّٰـہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْن (آل عمران: 201) کہ اے مومنو! صبر سے کام لو اور صبر دکھاؤ اور سرحدوں کی نگرانی رکھو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

حضرت مسیح موعودؑ اس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ رباط لغت میں نفس اور انسانی دل کو بھی کہتے ہیں۔ فرمایا یہ اشارہ اس امر کی طرف بھی ہے کہ انسانوں کے نفوس یعنی رباط بھی تعلیم یافتہ چاہئیں اور ان کے قویٰ اور طاقتیں ایسی ہونی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ کی حدود کے نیچے چلیں کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو ایسے حرب اور جدال کا کام نہ دے سکیں گے جو انسان اور اس کے خوفناک دشمن یعنی شیطان کے درمیان اندرونی طور پر ہر لحظہ اور ہر آن جاری ہے۔ جیسا کہ لڑائی اور میدان جنگ میں علاوہ قوائے بدنی کے تعلیم یافتہ ہونا بھی ضروری ہے اسی طرح اس اندرونی حرب اور جہاد کے لئے نفوس انسانی کی تربیت اور مناسب تعلیم مطلوب ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ شیطان اس پر غالب آ جائے گا اور وہ بہت بری طرح ذلیل و رسوا ہوگا۔ پس اس زمانے میں جو جنگ شیطان کے ساتھ ایک مومن کی ہے یہ ایک ایسی جنگ ہے جس میں ہر مرد، عورت، بچے بوڑھے نے لازماً حصہ لینا ہے ورنہ ایمان خطرے میں پڑ سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا پس اس کے لئے جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اندرونی حرب اور جہاد کے لئے یعنی جنگ کے لئے نفوس انسانی کی تربیت اور مناسب تعلیم کی ضرورت ہے۔ یعنی ایسا جہاد جو نفس کی پاکیزگی کا جہاد ہے اس کے لئے تربیت اور تعلیم کی ضرورت ہے ورنہ جس طرح ایک غیر تربیت یافتہ فوجی میدان جنگ میں شکست کھا جاتا ہے مومن بھی شیطان سے شکست کھا جائے گا اور تعلیم اور تربیت کس طرح کرنی ہے؟ یہ تعلیم ہم نے قرآن کریم سے حاصل کرنی ہے اور پھر اس تعلیم کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے جس سے ہمارا تزکیہ نفس ہو۔ اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت اس وقت ہوگی جب حدود کا بھی پتہ ہو اور ان حدود کا پتہ چلتا ہے قرآن کریم سے۔ پس ہر گھر میں قرآن کریم کے پڑھنے کو رواج دینا اور اس کا مطلب سمجھنا، ترجمہ پڑھنا اور پھر اس پر عمل کرنا جس سے حقیقی تعلیم اور تربیت کا مقصد پورا ہو سکے یہ ضروری ہے۔ جس سے پھر تزکیہ نفس ہوگا اور جس سے اللہ تعالیٰ شیطان کے خلاف جنگ میں پھر اپنے فضل سے کامیابیاں عطا فرمائے گا۔ پس مائیں خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائیں گو جماعتی نظام اور ذیلی تنظیمیں مردوں کے سپرد یہ کام کرتی ہیں لیکن گھر کی اصلی نگران جیسا کہ میں نے کہا عورت ہے۔ اگر اس کی کوشش شامل نہیں ہوگی تو کبھی خاطر خواہ نتیجہ پیدا نہیں ہو سکے گا۔ پس خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی حدود کی پہچان کروائیں اور پھر اس کی حفاظت کے لئے مسلسل کوشش کریں۔ یہی ایک چیز ہے جو پھر اگلی نسلوں کے محفوظ مستقبل کی ضمانت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کے لئے، شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے ایک بہترین فوج آپ تیار کر رہی ہوں گی۔ وہ نسلیں اپنے بعد چھوڑ کر جائیں گی جو مومنین کی اس جماعت میں شامل ہوگی جنہیں اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کی حسنات کی بشارت دیتا ہے۔ اس زمانہ میں مومنین کی ایسی ہی یا یہی جماعت پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو اس دنیا میں بھیجا ہے۔ پس جہاں اپنے آپ کو جماعت میں شامل کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہم میں سے ہر ایک کو اس فوج میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جو شیطان کے خلاف کھڑا ہو

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

کر سرحدوں کی حفاظت کرے۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو کس طرح دیکھنا چاہتے ہیں۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں چاہئے کہ تم ہر قسم کے جذبات سے بچو۔ ہر ایک اجنبی تمہارے اخلاق عادات پابندئ احکام الٰہی کو دیکھتا ہے کہ کیسے ہیں۔ اگر عمدہ نہیں تو وہ تمہارے ذریعہ سے ٹھوکر کھاتا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہئے کہ ایک موت اختیار کرے، نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب پر مقدم رکھے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ آجکل کے دور میں نفسانی اغراض بہت زیادہ غالب آنے کی کوشش کرتی ہیں۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ نفسانی اغراض کے ذریعہ شیطان انسان کے اندر گھسنے کی کوشش کرتا ہے یا ان اغراض کی وجہ سے شیطان تیزی سے انسان کی رگوں میں دوڑنے لگتا ہے۔ پس اس کا ایک ہی علاج ہے کہ اللہ کو مقدم سمجھیں، اللہ کے احکامات پر عمل کریں، عبادتوں میں بھی بڑھیں اور دوسری نیکیوں میں بھی قدم آگے بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ اپنے آپ میں بھی اور اپنی نسلوں میں بھی ایک انقلاب پیدا کرنے والی بن جائیں۔ دنیاوی خواہشات آپ کو ہیچ نظر آنے لگیں اور ان مومنات میں شامل ہو جائیں جنہیں خدا تعالیٰ نے بشارت دی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثریت نیکیوں میں بڑھنے والی، جماعت سے تعلق رکھنے والی اور خلافت سے وفا کرنے والی ہے۔ اپنے ساتھ ان کمزوروں کو بھی ملائیں جو اس پر عمل کرنے والی نہیں ہیں۔ یہ آپ میں سے ہر ایک کی ذمہ داری ہے۔ نیکیوں کا حکم دینا اور برائیوں سے روکنا ایک یہ بھی ہے کہ اپنے ماحول میں اپنے اردگرد بھی نظر رکھیں۔ اپنوں کو بھی سمجھائیں اور غیروں کو بھی سمجھائیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ خلافت احمدیہ کے قیام و استحکام کے لئے بھرپور کوشش کرنے کی اس روح کو اپنی نسلوں میں بھی پیدا کریں جو ایک مومن کے لئے ضروری ہے جس سے خلافت کے انعام کی آپ مستحق بنتی چلی جائیں گی تا کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے اس انعام سے فیض یاب ہوتے چلے جائیں۔ آج اگر عورتوں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھ لیا تو انشاء اللہ اگلی نسلوں کی بہتری کے لئے اور آپ کی نسلوں میں خلافت کے انعام کے جاری رہنے کے لئے آپ ایک ضمانت بن جائیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب MTA پر Live نشر ہوا۔ مقامی ریڈیو FM پر بھی Live نشر ہوا۔ خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور کے خطاب کے بعد لجنہ جلسہ گاہ پُر جوش، ولولہ انگیز نعروں سے گونج اٹھی۔ بعد ازاں بچیوں نے کورس کی صورت میں نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ افریقن امریکن خواتین اور بچیوں نے اپنے لوکل انداز میں نظمیں پیش کیں۔ خصوصاً بچیوں نے نظم

ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الّا اللہ خوش الحانی کے ساتھ پڑھی۔

ایک بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے اور ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور احمدیہ پیس ویلج جانے کے لئے روانہ ہوئے اور نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد حضور انور پیس ویلج پہنچے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دیئے۔

پیس ویلج ۔ روشنیوں کی بستی

شام نو بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور احمدیہ پیس ویلج کی گلیوں، بشیر سٹریٹ، احمدیہ ایوینیو اور ظفر اللہ خاں سٹریٹ پر پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ جونہی حضور انور نے سیر شروع فرمائی پیس ویلج کی گلیاں مرد و خواتین اور بچوں بچیوں سے بھر گئیں۔ راستہ کے دونوں جانب ہر گھر کے سامنے اس کے مکین اور ان گھروں میں مقیم مہمان کھڑے تھے، سارے گھر ہی روشنیوں سے مزین تھے۔ یہ امن کی بستی آج روشنیوں کی بستی بھی بنی ہوئی تھی۔ گھر بھی روشن تھے اور گھروں سے باہر درخت بھی جگمگا رہے تھے۔ کسی گھر پر رنگ برنگے بجلی کے روشن قمقموں کے ساتھ ''مبارک صد مبارک'' لکھا گیا تھا۔ تو کسی گھر پر صد سالہ خلافت جوبلی کے الفاظ درج تھے۔ کسی نے ''جی آیا نوں'' کے الفاظ کو مختلف رنگوں کے روشن قمقموں کا زیور پہنایا ہوا تھا۔ بعض گھروں پر بڑے بلبوں کے ساتھ 100 لکھا گیا تھا جو بہت دور سے جگمگاتا نظر آتا تھا۔

آج جہاں یہ بستی روشن تھی اس کے گلی کوچوں میں پیارے آقا کی آمد سے اس کے باسیوں کے چہرے بھی روشن تھے اور خوشی و مسرت سے تمتما رہے تھے۔ ہر چھوٹا بڑا خوش تھا۔ خواتین اپنے چھوٹے بچوں کو اٹھائے اور بعض اپنے نومولود بچوں کو گود میں لئے ہوئے آگے کرتیں کہ پاس سے گزرتے ہوئے حضور انور بچے کو پیار کریں۔ بعض کبھی آگے دوڑتیں اور کبھی پیچھے کی طرف دوڑتیں کہ کہیں موقعہ مل جائے اور حضور انور سے اپنے بچوں کو پیار کروالیں۔ حضور انور از راہ شفقت سب کے پاس سے گزرتے ہوئے بچوں سے پیار کرتے اور ان کے سروں پر ہاتھ رکھتے۔ ہر قدم پر تصاویر بن رہی تھیں۔ ایک بچی حضور انور کے پاس آگئی اور کہنے لگی کہ میں نے نظم سنانی ہے۔ حضور انور نے فرمایا سناؤ۔ چنانچہ اس بچی نے نظم ''قرآن سب سے اچھا قرآن سب سے پیارا'' سنائی اور جب تک نظم مکمل نہ ہوئی حضور انور اس بچی کے پاس کھڑے رہے اور نظم سنتے رہے۔ اس کی والدہ خوشی سے پھولے نہ سماتی تھی کہ زہے قسمت زہے نصیب۔

احمدیہ ایوینیو سے گزرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مکرم اکرم صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ اکرم صاحب حضور انور کے غانا میں قیام کے دوران وہاں مجلس نصرت جہاں کے تحت استاد رہے ہیں۔ احمدیہ ایوینیو سے گزرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ظفر اللہ خان سٹریٹ سے ہوتے ہوئے اس قطعہ زمین کی طرف تشریف لے گئے جہاں مستقبل میں جماعت کے دفاتر اور ملٹی پرپز ہال وغیرہ بنانے کا پروگرام ہے۔ حضور انور نے امیر صاحب کینیڈا سے اس قطعہ زمین کے بارہ میں مختلف امور دریافت فرمائے۔ واپسی پر بھی حضور انور احمدیہ ایوینیو سے گزرتے ہوئے مسجد بیت الاسلام تشریف لائے اور مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج کینیڈا نے 9 نکاحوں کا اعلان کیا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

اس سے بڑا، اس سے واضح، اس سے زیادہ یقینی مرتد لا کے تو دکھاؤ! اور اس سے زیادہ عظیم الشان سلوک تو دکھاؤ جو کسی نے کسی مرتد کے ساتھ کیا ہو۔ اب تم ان دعووں کی جرأت کرتے ہو اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان کردار کو قرآن کے بیان کے منافی اور مخالف داغدار کرنے کی کوشش کرتے ہو۔ شرم سے تمہیں موت کیوں نہیں آجاتی کہ دنیا کے سب سے زیادہ رحیم و کریم آقا کے خلاف ایسے گندے الزامات لگاتے ہو اور ساری دنیا میں اس کو اور اس کے دین کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہو!! (خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بعنوان اسلام میں ارتداد کی سزا کی حقیقت (جلسہ سالانہ انگلستان ۱۹۸۶ء) بدر ۶ر نومبر ۱۹۹۷ء)

ان کے علاوہ اور کئی آیات ہیں جو قتل مرتد کے عقیدہ کی نفی کرتی ہیں۔ اب قتل مرتد کی تردید کرنے والی کھلی کھلی احادیث میں سے بعض آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ سنئے یہ واضح حدیث جو قتل مرتد کے عقیدے کے بخئے ادھیڑ رہی ہے:

پہلی حدیث: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بدو حاضر ہوا اور آنحضورؐ کی بیعت کی اس کے بعد اسے مدینہ میں بخار ہو گیا۔ وہ بدو بے چارہ وہمی تھا وہ سمجھا کہ اسلام قبول کرنے کی سزا ملی ہے۔ میں تو مارا گیا اسلام قبول کر کے۔ بیچارہ بڑا سادہ آدمی تھا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! میرا اسلام واپس کر دیں۔ میں باز آیا اس بیعت سے جس کے نتیجہ میں مجھے تکلیف پہنچے۔ رسول اللہؐ جانتے تھے کہ یہ سادہ آدمی ہے اس لئے آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ دیکھو اگر تم ارتداد اختیار کرو گے تو قتل کر ڈالوں گا۔ نہیں! بلکہ آپ نے واضح انکار کر دیا کہ میں تمہاری بیعت واپس نہیں کرتا۔ پھر دوبارہ آیا۔ بخار ابھی چڑھا ہوا تھا اور کہا: مَیں بیعت فسخ کرنے کی درخواست کرتا ہوں مجھے معاف کر دیں (وہ سمجھتا تھا کہ جب تک رسول اللہؐ اعلان نہ کریں کہ میں نے تمہارا اسلام واپس کر دیا میرا بخار نہیں اترے گا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: نہیں۔ میں نے تمہاری بیعت واپس نہیں کرنی۔ اس پر اس نے تیسری بار آ کر عرض کی کہ میری بیعت مجھے واپس کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں میں نے نہیں کرنی۔ چنانچہ بدو ناراض ہو کر مدینہ سے چلا گیا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مدینے کی مثال تو بھٹی کی طرح ہے جو میل کو باہر نکال دیتی ہے۔ یعنی غلط آدمی تھا اس لئے باوجود میری کوشش کے اسلام میں نہیں ٹھہر سکا۔ مدینے کی پاکیزگی اور اس کے اچھے ماحول نے اس گند کو باہر پھینک دیا جس طرح بھٹی میل کو نکال دیتی ہے۔ (بخاری کتاب الحج باب المدینۃ تنفی الخبث)

گویا ثابت ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہ مرتد تھا۔ خود کہہ رہا تھا کہ میرا اسلام واپس کر دیں۔ تین دفعہ ایسا کہا اور جب نکل گیا تو آپ نے فرمایا وہ گندا آدمی تھا۔ اگر اس کے دل میں کوئی بھی صفائی یا نیکی ہوتی تو مدینہ اس کو قبول کر لیتا۔ مگر آپ نے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا۔ کیسے ممکن ہے کہ نعوذ باللہ حضرت عمرؓ کو تو علم ہو، حضرت علیؓ کو تو علم ہو، حضرت ابوبکرؓ کو تو علم ہو لیکن اگر علم نہ ہو تو رسول اللہؐ ہی کو نہ ہو کہ ارتداد کے جرم کی سزا کیا ہے؟!!

دوسری حدیث: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر کفار کے ساتھ جو شرائط منظور فرمائیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر کفار مکہ کے پاس چلا جائے گا تو کفار اسے واپس نہیں کریں گے۔ (عبدالملک بن ھشام، السیرۃ النبویہ، القاھرہ۔ مکتبہ الکلیات الازھریہ ۱۹۷۱ء جلد دوم، جزالثالث صفحہ ۲۰۳)

اگر اسلام میں واضح اور قطعی سزا موجود تھی کہ جو ارتداد کرے گا اسے قتل کیا جائے گا تو دین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز نرمی نہ فرماتے۔

تیسری حدیث: پھر وہ روایت ہے جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ حضرت عثمانؓ کے پاس چھپ کر ایک مرتد نے پناہ مانگی تھی اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف فرما دیا تھا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الحدود، باب الحکم فیمن ارتد)

یہ واقعہ بھی اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ قتل مرتد کا کوئی تصور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں موجود نہ تھا۔ (خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بعنوان اسلام میں ارتداد کی سزا کی حقیقت (جلسہ سالانہ انگلستان ۱۹۸۶ء) بدر ۶ر نومبر ۱۹۹۷ء)

یہ وہ آیات قرآنیہ ہیں اور احادیث ہیں جو قتل مرتد کے خلاف تعلیم دیتی ہیں اب ان آیات قرآنیہ اور احادیث کی موجودگی میں اگر کوئی ایسی احادیث موجود ہوں جن سے قتل مرتد کا استنباط ہوتا ہو تو چونکہ یہ احادیث قرآن مجید اور بعض احادیث کی واضح تعلیم کے خلاف ہیں تو پہلے تو ان کی تطبیق قرآن مجید کی روشنی میں کی جائے گی لیکن اگر کسی بھی طرح یہ قرآن کے موافق نہ ہوں تو پھر ان کو سوائے اس کے کہ ردّی کی ٹوکری میں ڈال دیا جائے اور کچھ نہیں کیا جا سکتا۔

جہاں تک ایسی احادیث کی تطبیق کا تعلق ہے تو جن جن احادیث میں قتل مرتد کا ذکر ہے وہاں بنیادی طور پر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خلفائے راشدین نے صرف مرتد ہونے والوں کے قتل کا حکم نہیں دیا بلکہ صرف ان لوگوں کو قتل کیا گیا ہے جنہوں نے مسلمانوں کے خلاف جنگ کی اور ان کو قتل کرنے میں ابتداء کی ورنہ جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے ایک مرتد کو امن دینے کی درخواست کی اور آنحضرت نے اس کو قبول فرما لیا تھا۔

اب قارئین خود ہی سوچیں کہ جبکہ قتل مرتد کا عقیدہ ہی خلاف تعلیم اسلام ہے تو پھر احمدیوں یا اور کسی بھی کلمہ گو کے متعلق کفر و قتل کا فتویٰ دینا کس قدر ظالمانہ فعل ہے اور ظلم پر ظلم یہ کہ غلط فتوے دے کر اس پر ظلم کی عمارت کھڑی کرتے چلے جاتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ چونکہ فلاں شخص مرتد ہو گیا اس لئے اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اور اس طرح یہ لوگ بسے بسائے گھروں کو اجاڑنے کا کاروبار کر رہے ہیں۔ (منیر احمد خادم)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:17866 مَیں وحیدہ غفار بنت مکرم شیخ عبد الغفار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن چیک ڈسنڈ (خانپورہ) ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 14.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: چین (لاکٹ) قیمت -/5050 روپے۔ انگوٹھی قیمت -/1400 روپے۔ ٹاپس ایک جوڑی قیمت -/1000 روپے۔ جھمکا ایک جوڑی قیمت -/1500 روپے۔ جھمکا ایک جوڑی قیمت -/3000 روپے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سیدامدادعلی   الامۃ: وحیدہ غفار   گواہ : عبدالرشید ضیاء

وصیت نمبر:17867 مَیں منیرہ نازنین زوجہ مکرم محمد اقبال خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن چیک ڈسنڈ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات: بندی سونے کی قیمت -/100 روپے۔ پائل (چاندی) قیمت -/500 روپے۔ جھمکے قیمت -/3000 روپے۔ سلائی مشین ایک عدد قیمت -/2500 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/12,000 روپے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد سلیمان   الامۃ: منیرہ نازنین   گواہ : محمد اقبال خان

وصیت نمبر:17868 مَیں راجہ تنویر احمد خان (وکی) ولد مکرم راجہ انصار اللہ خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن چیک ڈسنڈ (خانپورہ) ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 14.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ بفضلہٖ تعالیٰ والدین حیات ہیں ہم تین بھائی ایک بہن ہیں ہماری جائیداد زمین و مکان مشترکہ ہے تقسیم ہونے پر اطلاع کردوں گا اور جائیداد کے دسویں حصہ کی ادائیگی کا ذمہ وار ہوں گا۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/8500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سیدامدادعلی   العبد: راجہ تنویر احمد خان   گواہ : راجہ محمد سلیمان خان

وصیت نمبر:17869 مَیں شیخ مبشر احمد ولد مکرم شیخ عبد الغفار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن چیک ڈسنڈ (خانپورہ) ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 14.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ بفضلہٖ تعالیٰ والدین حیات ہیں جائیداد زمین و مکان والد صاحب اور ان کے بھائیوں میں مشترک ہے تقسیم ہونے پر اطلاع کردوں گا اور جائیداد کے دسویں حصہ کی ادائیگی کا ذمہ وار ہوں گا۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ عبدالغفار   العبد: شیخ مبشر احمد   گواہ : محمد سلیمان خان

وصیت نمبر :17870 مَیں شیخ مدثر احمد ولد مکرم شیخ عبد الغفار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن چیک ڈسنڈ (خانپورہ) ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 14.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ بفضلہٖ تعالیٰ والدین حیات ہیں جائیداد زمین و مکان بھائیوں میں مشترک ہے تقسیم ہونے پر اطلاع کردوں گا اور جائیداد کے دسویں حصہ کی ادائیگی کا ذمہ وار ہوں گا۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سیدامدادعلی   العبد: شیخ مدثر احمد   گواہ : محمد سلیمان خان

وصیت نمبر :17871 مَیں شیخ عبد الغفار ولد مکرم شیخ عبد اللہ مرحوم قوم شیخ مسلمان پیشہ ملازمت عمر 51 سال پیدائشی احمدی ساکن چیک ڈسنڈ (خانپورہ) ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 14.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ 14 کنال زمین جس میں چار کنال ثمر باغ اور دس کنال (نونہال) ابتدائی مرحلہ میں ہے۔ مکان جو کہ چار بھائیوں میں مشترکہ ہے چوتھا حصہ خاکسار کا ہے۔ زمین ثمر باغ سے پچاس ہزار روپئے سالانہ آمد ہے۔ دو دو کانیں ہیں جن کی تعمیر میں ساٹھ ہزار روپئے خرچ ہوئے ہیں۔ محکمہ کوپریٹو سوسائٹی جو غیر سرکاری ہے ملازم ہوں سالہا سال سے تنخواہ نہیں مل رہی ہے جب بھی تنخواہ واہ گذار ہوگی اس کی اطلاع کردوں گا اور اس کے دسویں حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں گا۔ میرا گزارہ آمداز جائیداد سالانہ 50000 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سیدامدادعلی   العبد: شیخ عبدالغفار   گواہ: محمد سلیمان خان

وصیت نمبر:17872 مَیں فیروزہ جان زوجہ مکرم ناصر احمد شیخ قوم شیخ مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن ریشی نگر ڈاکخانہ رام نگری ضلع شوپیان صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 16.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد اور منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ بھارگ ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زمین دو کنال ثمر دار قیمت دو لاکھ روپئے۔ جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند پینتیس ہزار روپئے۔ سالانہ آمداز باغ پچیس ہزار روپئے۔ طلائی زیور ایک انگوٹھی دو بالیاں قیمت پانچ ہزار روپئے۔ میرا گذارہ آمداز خورونوش ماہانہ 700 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالسلام انور مبلغ   الامۃ: فیروزہ جان   گواہ: ناصر احمد شیخ

وصیت نمبر:17873 مَیں آمنہ بیگم زوجہ مکرم غلام نبی شیخ مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن ریشی نگر ڈاکخانہ رام نگری ضلع شوپیان صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.11.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/0 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: ایک عدد انگوٹھی موجوہ قیمت پچیس سو روپئے۔ ایک جوڑی بالیاں قیمت پندرہ سو روپئے۔ میرا گذارہ آمداز پنشن ماہانہ 3000 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید ناصر احمد ندیم   الامۃ: آمنہ بیگم   گواہ: عبدالسلام انور

وصیت نمبر : 17874 مَیں ناصر احمد شیخ ولد مکرم غلام نبی شیخ مرحوم قوم شیخ مسلمان پیشہ تجارت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن ریشی نگر ڈاکخانہ رام نگری ضلع شوپیان صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 16.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زمین ڈھائی کنال ثمر دار قیمت دو لاکھ پچاس ہزار روپئے۔ ڈھائی کنال زمین غیر ثمر دار قیمت ایک لاکھ پچیس ہزار۔ مکان ایک عدد قادیان میں بوسیدہ ہے قیمت ایک لاکھ روپئے۔ ایک مکان برلب سڑک ریشی نگر ہے جو سرکار کی انہدامی کارروائی میں ہے۔ کل مالیت پونے پانچ لاکھ روپئے۔ آمد از دوکانداری ماہانہ 3000 روپئے۔ بصورت باغ آمد از زمین سالانہ 60000 روپئے۔ میرا گزارہ آمداز جائیداد سالانہ 60000 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالسلام انور   العبد: ناصر احمد شیخ   گواہ: ریاض احمد رضوان

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ اوّل

بھی اس کا حق دو۔ پس اس میں تین حقوق بیان فرمائے ہیں اور پھر آخر میں ان کے حقوق ادا کرنے کی وجہ سے نتیجہ کے طور پر دو باتیں یعنی اللہ کی رضا اور کامیابی بیان کیں۔ پس مومن ہونے کے لئے صرف منہ سے یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ ہم ایمان لائے یا ہم مسلمان ہیں یا ہم رزاق خدا کو ماننے والے ہیں۔ ایمان کے اعلان اور صفت رزاق پر یقین کے لئے عملی نمونے کے دکھانے کی ضرورت ہے۔ اگر اللہ کے رزاق ہونے پر کامل ایمان ہے تو وہ رزق کی کمی سے نہیں ڈرتا پھر وہ اللہ کے دیئے ہوئے رزق کو اس کے دیئے ہوئے حکم کے مطابق خرچ کرتا ہے اور پھر صرف قریبی رشتہ دار پر ہی خرچ کرنے کا حکم نہیں بلکہ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی ہے تو تمام امت مسلمہ اس سلوک کی حقدار ہوئی۔

فرمایا: امیر مسلمان ممالک کو اپنے غریب اسلامی ممالک کے بارے میں سوچنا چاہئے۔ پس اگر امیر اسلامی ممالک اپنے غریب مسلم بھائیوں کی بہتری کا سوچتے اور اپنی زائد رقم ان پر خرچ کرنے کی بجائے مغربی ممالک کے بینکوں میں جمع نہ کراتے تو آج وہ اللہ کی رضا اور فلاح پانے والے ہوتے۔ ان ملکوں نے جو مغربی ممالک میں قرضے دیئے ہیں وہ آگے غیر پیداواری چیزوں کی خرید کے لئے ۴۵ فیصد تک بھی قرض کے طور پر دیئے گئے۔ جس سے شروع میں تیزی سے ان کو سود کا منافع ملا۔ لیکن بعد میں جب وہ ممالک متاثر ہوئے تو ساتھ ہی ان کی رقوم بھی متاثر ہوئیں اور پھر وہ لوگ بھی جنہوں نے غیر پیداواری چیزوں کے لئے سودی قرض حاصل کئے۔ جب اپنے قرض ادا نہیں کر سکے تو مزید قرض لیکر اور سود کی دلدل میں پھنس گئے۔ کیونکہ قرض لینے والے یہ نہیں سوچتے کہ شرح سود کتنی ہے وہ بلا سوچے سمجھے اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے سودی قرضے لے لیتے ہیں اور نہیں جانتے کہ یہ لمبے عرصے کی ادائیگی ہے اور ان کی آمدنی محدود ہے اور جب اس قرض کی ادائیگی کے متحمل نہیں ہوتے کیونکہ مہنگائی بڑھتی جاتی ہے اور دیگر اخراجات بھی ساتھ بڑھتے جاتے ہیں تو پھر مزید قرض کا بوجھ بھی بڑھ جاتا ہے جسکے ادا کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتے اور ڈیفالٹر بن جاتے ہیں۔ فرمایا: جیسا کہ میں نے کہا کہ قانون قدرت بھی اپنا کام کرتا ہے۔ جب بینکوں نے غیر پیداواری مقاصد کے علاوہ پیداوری مقاصد کے لئے پیسے دینے بند کر دیئے تو اس کا معیشت پر بھی غیر معمولی اثر پڑا اور پوری دنیا اس کی لپیٹ میں آ گئی۔ وہ رقم جو مغربی ممالک میں ان ممالک کی پھنس گئی ہے جب معیشت برباد ہوئی تو اس کے فوری واپس ملنے کے امکانات بھی ختم ہو گئے۔ دوسرے جو چیز ان کے پاس تھی یعنی تیل، اس کی خرید میں کمی واقع ہو گئی ہے۔

فرمایا: رسالہ ٹائم (لندن) نے بعض حقائق پیش کئے ہیں اس نے کہا ہے یہ قرضوں کا ایک وسیع سمندر ہے اور قرضوں کا پانی امریکہ میں بھی اس قدر داخل ہو گیا کہ اس کی کشتی ڈول رہی ہے۔ اور اس کے بدنتائج سے کوئی ملک محفوظ نہیں۔ فرمایا: اس رپورٹ کے مطابق کریڈٹ کارڈ بند ہو رہے ہیں۔ کاروں کیسیل کی شرح گذشتہ ۱۵ سالوں میں سب سے کم ترین درجہ پر آ گئی۔ ہوائی سفر کم ہو گئے ہیں، کئی کمپنیوں نے اپنے ہوائی جہاز بند کر دیئے ہیں۔ تفریحی پروگرام جن کا ان ممالک میں بہت رواج ہے، ان میں بہت کمی واقع ہو گئی ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ Depression بڑھے گا۔

پس اللہ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ سود کا کاروبار کرنے والے حواس باختہ ہو جاتے ہیں، اس کی صداقت آج کے حالات سے ظاہر ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: اَلَّذِیْنَ یَأْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَہٗ مَوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ فَانْتَھٰی فَلَہٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُہٗٓ اِلَی اللّٰہِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ۔

(سورۃ البقرہ:۲۷۶)

ترجمہ: ’’وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ کھڑے نہیں ہوتے مگر ایسے جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے (اپنی) مَس سے حواس باختہ کر دیا ہو۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے کہا یقیناً تجارت سود ہی کی طرح ہے۔ جبکہ اللہ نے تجارت کو جائز اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ پس جس کے پاس اُس کے رب کی طرف سے نصیحت آ جائے اور وہ باز آ جائے تو جو پہلے ہو چکا وہ اسی کا رہے گا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اور جو کوئی دوبارہ ایسا کرے تو یہی لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

فرمایا: پس یہ اثرات تو ہونگے جن کی رقم ضائع ہو گئی ہے یا کم از کم یہ خوف ہو گیا ہے کہ رقم ضائع ہو جائے گی۔ یہ خوف ہی خطرناک چیز ہے۔ بینک والے قرض نہیں دے رہے کیونکہ خود ان کے پاس پیسے نہیں اس کا ظاہری نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ دنیا کی اکثریت مخبوط الحواس ہو رہی ہے۔ دنیا میں مالی بحران کی وجہ سے لاکھوں لوگوں کی نوکریاں چھوٹ گئی ہیں۔ پس اگر اب بھی دنیا میں عقل ہے تو اس سودی نظام سے جان چھڑائیں۔ وہ تجارتیں کریں جس کا حق ہے اللہ نے مسلمانوں کو سود سے سختی سے مناہی فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ اس کے نتیجہ میں دنیا میں تو مشکلات ہیں ہی لیکن آخرت میں بھی عذاب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

غریب ممالک کو مانگنے اور قرض لینے کی عادت پڑ گئی ہے اور سودی قرض میں پھنستے چلے جا رہے ہیں اس کی اصل وجہ خدا کو بھلا کر سودی نظام کے لالچ میں پھنسنا ہے اللہ تعالیٰ سود لینے والے کے متعلق فرماتا ہے کہ تمہارے پاس جو سود کا مال ہے وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اس میں برکت نہیں پڑتی۔ پس مسلمان ممالک کو سودی نظام میں پھنسنے کی بڑی سزا ملے گی۔ اس آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو سود کی بجائے زکوٰۃ کی طرف توجہ دلائی ہے جو غریبوں کا حق ہے لیکن اس سودی نظام کے ذریعہ امیر اور امیر ہو جاتا ہے اور غریب کی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ پس اس اہم نکتہ کو مسلمان ممالک کو خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے۔ پس چاہئے کہ بقایا سود ختم کرو اور آئندہ سود لینے سے توبہ کرو۔ اگر یہ ایسا کریں گے تو پھر امید ہے کہ آئندہ چند سالوں بعد وہ معیشت کے بحران سے بچ سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ روم کی آیت نمبر ۴۱ میں فرماتا ہے:

ترجمہ: ’’اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق عطا کیا پھر وہ تمہیں مارے گا اور وہی تمہیں پھر زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے شرکاء میں سے بھی کوئی ہے جو ان باتوں میں سے کچھ کرتا ہو؟ وہ بہت پاک ہے اور بہت بلند ہے اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔‘‘

تو اللہ نے توجہ دلائی ہے کہ اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور پھر پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا وہ تم کو رزق عطا فرماتا ہے۔ اگر اس کے حکموں پر چلو گے تو وہ تم کو بھی رزق دے گا۔ خدا کے حکموں کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔ نہ ظاہری شرک کرو نہ مخفی شرک میں مبتلا ہو۔ فرمایا: احمدیوں کو اس سے خاص طور پر بچنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے سودی نظام کو اپنے خلاف جنگ کے طور پر بیان فرماتا ہے:

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَکُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ۔

ترجمہ: ’’اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلانِ جنگ سن لو۔ اور اگر تم توبہ کرو تو تمہارے اصل زر تمہارے ہی رہیں گے۔ نہ تم ظلم کرو گے، نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔‘‘

تو مومنوں کو خاص طور پر تنبیہ کی گئی ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول سے اعلان جنگ ہو تو دین تو گیا دنیا بھی گئی۔ پس مسلمان ممالک اس بات کا خاص طور پر جائزہ لیں۔ اگر غریبوں کا حق ادا ہوتا تو آج جو یہ خود کش حملے ہوتے ہیں جو غریبوں کے بچوں کو استعمال کر کے ہوتے ہیں، اس طرح نہ ہوتے۔ اگرچہ ان کی اور دوسری بھی وجوہات ہیں لیکن ایک وجہ یہ بھی ہے۔

فرمایا: آج سود کے لئے دیا گیا روپیہ جنگوں کا ذریعہ بن رہا ہے۔ آج کل جو امن کی بحالی کے نام پر جنگیں ہو رہی ہیں یہ جغرافیائی حدود پر قبضہ کرنے کے لئے نہیں بلکہ وسائل پر قبضہ کرنے کے لئے ہیں لیکن وہ یاد رکھیں جو اپنی طاقت کے نشہ میں چور ہیں کہ جب اللہ نے صرف ایک ہی جھٹکا دیا تو تمام معیشتیں گرتی چلی جا رہی ہیں اور کوئی ضمانت نہیں کہ کتنی جلدی حالات بہتر ہونگے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْھِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ۔

(سورۃ الحجر:۸۹)

ترجمہ: ’’اپنی آنکھیں اس عارضی متاع کی طرف نہ پسار جو ہم نے ان میں سے بعض گروہوں کو عطا کی ہے اور اُن پر غم نہ کھا اور مومنوں کے لئے اپنے (شفقت کے) پَر جھکا دے۔‘‘

فرمایا: پس جو مال تمہارا نہیں ہے اس کا پیچھا نہ کرو اور یہ اصولی ہدایت ہے کہ ہر ایک دوسرے کی طرف غلط نظر ڈالنے کی بجائے اپنے وسائل پر انحصار کرے اور مومن کو خاص طور پر حکم ہے کہ ایک مومن کو اپنی عاقبت کی فکر کرنی چاہئے۔ اگر دنیا اس بات کو سمجھ لے کہ گھریلو سطح پر معاشرے کی سطح پر اور ملکی سطح پر اپنے وسائل کے اندر رہنے میں ہی بہتری ہے تو اس سے ایک تو قناعت کا جزبہ پیدا ہوگا اور اس سے دنیا کے بہت سے مسائل بھی حل ہو سکتے ہیں اور اگر دنیا نے اس اصول کو نہ سمجھا تو جنگ کی صورت جاری رہے گی۔ کم از کم مسلمان ممالک کو اب یہ سمجھ حاصل کرنی چاہئے۔ لیکن ان کے لئے ضروری ہے کہ اللہ کی آواز کو سنیں۔ خدا نے جس مسیح و مہدی کو بھیجا ہے اس کی آواز پر کان دھریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اِس وقت لوگ رُوحانی پانی کو چاہتے ہیں۔ زمین بالکل مَر چکی ہے۔ یہ زمانہ ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا ہو گیا ہے۔ جنگل اور سمندر بگڑ چکے ہیں۔ جنگل سے مُراد مشرک لوگ اور بحر سے مراد اہلِ کتاب ہیں۔ جاہل و عالم بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ غرض انسانوں کے ہر طبقہ میں فساد واقع ہو گیا ہے جس پہلو اور جس رنگ میں دیکھو دنیا کی حالت بدل گئی ہے۔ رُوحانیت باقی نہیں رہی اور نہ اس کی تاثیریں نظر آتی ہیں اخلاقی اور عملی کمزوریوں میں ہر چھوٹا بڑا مبتلا ہے۔ خدا پرستی اور خدا شناسی کا نام ونشان مٹا ہوا نظر آتا ہے اس لئے اِس وقت ضرورت ہے کہ آسمانی پانی اور نورِ نبوّت کا نزول ہو اور مستعد دِلوں کو روشنی بخشے۔ خدا تعالیٰ کا شکر کرو۔ اس نے اپنے فضل سے اس وقت اس نور کو نازل کیا ہے مگر تھوڑے ہیں جو اس نور سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ (الحکم جلد ۷ نمبر ۱۲ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۲ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ ۱۸)

آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو توفیق دے کہ وہ اس نور کی طرف آ جائیں کیونکہ خدا کی طرف سے آنے والے اس مامور کی پناہ میں آنے میں ہی بہتری ہے جو آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی مطیع و فرمانبردار ہے۔ اللہ کرے کہ دنیا اس حقیقی نکتہ کو پہچان لے۔

☆☆☆☆☆

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 57 | Thursday | 6th November 2008 | Issue No. 45

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ شمالی امریکہ کی مختصر جھلکیاں

جو خدا کے ہوتے ہیں خدا ان کا ہوتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو نصرت عطا کرتا ہے۔
خلافت سے وہی لوگ فیض پائیں گے جو حقیقی عبادت گزار ہوں گے۔

(خطبہ جمعہ)

اگر عورتوں میں نماز کی عادت ہو تو عموماً بچوں میں نماز کی عادت ہوتی ہے۔

مائیں اگر اپنے عمل سے بھی اور نصائح سے بھی بچیوں کو توجہ دلاتی رہیں گی کہ ہمارے لباس حیادار ہونے چاہئیں اور ہمارا ایک تقدس ہے تو بہت سی قباحتوں سے خود بھی بچ جائیں گی اور ان کی بچیاں بھی بچ جائیں گی۔

ہر گھر میں قرآن کریم پڑھنے کو رواج دینا اور اس کا مطلب سمجھنا، ترجمہ پڑھنا اور پھر اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

خلافت احمدیہ کے قیام و استحکام کے لئے بھرپور کوشش کرنے کی روح کو اپنی نسلوں میں پیدا کریں۔

(کینیڈا کے جلسہ سالانہ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ سے خطاب)

کینیڈا کے جلسہ کے افتتاح کے موقع پر پرچم کشائی۔ خطبہ جمعہ۔ لجنہ اماء اللہ کی جلسہ گاہ میں خواتین سے خطاب، تقسیم ایوارڈز۔ پیس ویلج کی سیر

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

27 رجون 2008ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مسجد بیت الاسلام میں پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جماعت احمدیہ کینیڈا کے بتیسویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا تھا۔ امسال جماعت احمدیہ کینیڈا کا یہ جلسہ سالانہ ''صد سالہ خلافت جوبلی'' کا جلسہ سالانہ تھا۔ جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس شرکت فرما رہے تھے۔

جلسہ گاہ

جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے جماعت کینیڈا نے ''انٹرنیشنل سنٹر'' میں بعض بڑے وسیع و عریض ہالز حاصل کئے ہوئے تھے۔ یہ انٹرنیشنل سنٹر شہر ٹورانٹو کے جنوب مغرب میں واقع مسی ساگا شہر اور ٹورانٹو ایئرپورٹ کے نزدیک ایک بہت وسیع و عریض نمائش گاہ ہے۔ اس میں پانچ بڑے وسیع ہال اور متعدد چھوٹے ہال اور دفاتر اور دیگر تمام سہولتیں موجود ہیں۔ اس سنٹر کے ہال نمبر 5 میں مردانہ جلسہ گاہ جبکہ ہال نمبر 3 میں لجنہ جلسہ گاہ بنائی گئی تھی جبکہ ہال نمبر 4 میں مرد احباب کے لئے اور ہال نمبر 2 میں خواتین کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

ان ہالز میں مختلف جگہوں پر جلسہ سالانہ کے مختلف شعبہ جات کے دفاتر تھے۔ کتابوں کی نمائش کا سٹال جلسہ گاہ والے ایئرکنڈیشن ہال میں لگایا گیا تھا۔ سٹیج کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور اس کے پیچھے ''صد سالہ خلافت جوبلی'' کے لوگو پر مشتمل ایک بڑا بینر لگایا گیا تھا۔ ہال کی دیواروں پر بھی مختلف بینرز سجے ہوئے تھے۔ ہال کے دونوں جانب کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ جبکہ درمیان میں نرم کارپٹ بچھا کر نیچے زمین پر بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔

مردانہ جلسہ گاہ جس میں نماز جمعہ کا انتظام کیا گیا تھا، اس ہال کا رقبہ ایک لاکھ مربع فٹ ہے اور اس ہال میں 15 ہزار کے قریب آدمی نماز ادا کرسکتے ہیں۔

پرچم کشائی

دوپہر دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ پیس ویلج سے جلسہ گاہ انٹرنیشنل سنٹر کے لئے روانہ ہوئے۔ دو بجکر پچیس منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ پہنچے۔ جہاں سب سے پہلے پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا۔ جبکہ امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور کی آمد کے ساتھ ہی MTA کی Live نشریات شروع ہو چکی تھیں۔ پرچم کشائی کی تقریب بھی Live نشر ہوئی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال کے اندر تشریف لے گئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آج میرے اس خطبے کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک لمبے عرصہ سے جلسوں کے انعقاد کی وجہ سے جو دنیا کے ہر ملک میں ہوتے ہیں جہاں جماعت قائم ہے، ان جلسوں کے مقصد اور روایات سے اچھی طرح واقف ہو چکی ہے۔ جبکہ MTA نے تو ہر احمدی کو دنیا کے ہر ملک سے جلسوں کے نظارے دکھا کر ایک وحدت میں پرو دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کا مزاج دنیا کے ہر خطے اور ہر قوم میں آپ کو ایک جیسا نظر آئے گا اور وہ ہے نیکیوں میں آگے بڑھنے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش اور جب تک کسی بھی احمدی میں یہ کوشش جاری رہے گی وہ جماعت کا ایک فعال رکن بنا رہے گا۔ ان کے چہروں پر وہ آثار نظر آئیں گے جو اللہ تعالیٰ کی طرف قدم بڑھانے والے لوگوں میں نظر آتے ہیں اور نظر آنے چاہئیں۔ ایسے مومنوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو انہیں رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا۔ اس قسم کے عبادالرحمن پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے اپنی جماعت کو ایسے مومن بننے کی طرف توجہ دلائی جو خدا کی راہ میں حقیقی مومن ہیں۔

حضور انور نے فرمایا حقیقی مومن جن کی غرض خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمائے ہیں۔ ہمارے سجدے اور ہماری عبادتیں اس معیار پر ہونی چاہئیں کہ جن سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ ہماری عبادتیں صرف کھوکھلی عبادتیں نہ ہوں۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسوں کا سلسلہ شروع کیا۔ جب تک کہ دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے ظاہری سجدہ ہیچ ہے۔ دل کا قیام، رکوع اور سجدہ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا ہمیں ان دنوں میں فروتنی کے سجدوں کی تلاش کرنی چاہئے تاکہ ہماری عبادتوں کے معیار بلند ہوتے چلے جائیں۔ انسان کو خدا تعالیٰ نے وہ خواص اور قویٰ عطا فرمائے ہیں جو کسی دوسری جاندار مخلوق کو نہیں دیئے گئے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے راستے اس کے عبادت

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں